ثنائے خواجہ
صلی اللہ علیہ وسلم

حافظ لدھیانوی

حفیظ لدھیانوی

ناشر : انیس الرحمٰن

طابع : قاضی ظفر اقبال ۔ الحمرا آرٹ پرنٹرز ۔ لاہور

باردوم : ۱۹۷۸ء (ترمیم و اضافے کے ساتھ)

کتابت : محمد حسین (شاہ) ۔ یوسف نگینہ

تعداد : ۱۱۰۰

قیمت : ۲۰ روپے

ملنے کا پتہ :

بیت الادب
مصطفیٰ آباد ۔ گلی ۲
فیصل آباد

رسالت مآب صلّی اللہ علیہ وسلم

کی

اُمّت کے نام

جس کا ہر فرد عشقِ رسول ؐ سے سرشار ہے

انا خاتم النبیین لا نبی بعدی

—— حدیث پاک

اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰٓئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا

بھیجو درود سیدِ خیر الانام پر

وجہِ نزولِ رحمتِ یزداں ہے انکی یاد

وَاَحۡسَنَ مِنۡكَ لَمۡ تَرَ قَطُّ عَيۡنِىۡ

وَاَجۡمَلَ مِنۡكَ لَمۡ تَلِدِ النِّسَاءُ

خُلِقۡتَ مُبَرَّاً مِّنۡ كُلِّ عَيۡبٍ

كَاَنَّكَ قَدۡ خُلِقۡتَ كَمَا تَشَاءُ

حسّان بن ثابت رضی اللہ عنہ

قطعۃ التاریخ

على

مدائح الرسول صلی اللہ علیہ وسلم

للشیخ سراج الحق الحافظ اللودیانوی

کلامُ سِراجِ الحقِّ بِالعِظَمِ انجلی
لِمَن مَدَحَ الرّسُولَ قَدْ فَازَ واهتدیٰ
فَلَمّا قرأتُ شِعْرَهٗ قالَ هاتِفٌ
نَیِّمْنُ فَیْضٍ فِیهِ مِنْ سَیِّدِ الوریٰ
۱۳ ھ ۹۰

حافظ محمد افضل فقیر عفی عنہ

ثنائے خواجہؒ

نتیجۂ فکر: حافظ محمد افضل فقیرؔ

دیدم کلامِ حافظِ لدھیانوی بشوق
سُبحانَ مَن بِرَحمتِہٖ فازتِ العِباد

سوزِ حیات سینۂ افسردہ را دہد
عشق از شرارہ کہ بہ جانہائے ما نہاد

وصلش بذاتِ عالمیاں را نہایتے
اصلش ز سِرِّ معنیٔ لولاک مستفاد

حافظ سخن وریست کہ از نعتِ مصطفیٰؐ
بابِ کرم بہ راہروانِ حرم کشاد

بخشد بہ خاک فطرتِ او نورِ آفتاب
از فکرِ او لطافتِ پاکانِ عشق زاد

دستِ دعا برآورم آخر کہ ہدیہ اش
بارے قبولِ سیّدِ خیر الانام باد

اظہارِ عشقِ خواجہؒ چو باشد مرادِ او
تاریخِ ایں صحیفہ بگو مظہرِ مراد

۱۳۹۰ھ

غالبؔ ثنائے خواجہ بہ یزداں گزاشتیم
کاں ذاتِ پاک مرتبہ دانِ محمدؐ است

— غالبؔ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حفیظ کا ہم نوا ـــــ حافظ

غزلیات کے ایک حسین مجموعے کے بعد حافظ لدھیانوی اپنا نعتیہ مجموعۂ کلام شائع کر رہے ہیں ۔ اس خبر نے بحالتِ علالت مجھے توانائی عطا فرمائی ہے کہ میں قلم برداشتہ یہ حروف لکھ رہا ہوں ۔ حبیبِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت حافظ کی رگ رگ میں بسی ہوئی ہے ۔ میں نے ان کا عام کلام بھی ان کی زبان سے سُنا ، جرائد و رسائل میں بھی پڑھا ۔ ان کا مجموعۂ تغزل بھی میرا ساتھی ہے ۔ لیکن جب بھی نعت ان کی زبان سے سنی یا کسی صحیفے میں نظر آئی تو میں نے محسوس کیا کہ حافظ کے سینۂ بے کینہ میں نعت ہی نعت گونج رہی ہے یہ اللہ کریم کی ایسی مرحمت ہے جو بہت کم شاعروں کو نصیب ہوتی ہے ۔ میں خدا کا شکر کرتا ہوں کہ حافظ اس نعتیہ کلام کو مجموعے کی صورت میں چھاپ کر ہم سب پر احسان کر رہے ہیں ۔ خود میرے شاہنامۂ اسلام کے گیارہ بارہ ہزار اشعار نعت ہی تو ہیں ۔ جب میرے ذہن سے یہ شعر فضا میں لہرایا تھا تو میں نے سجدۂ شکر کے لیے مسجد نبوی کے تصور میں سرِ عبودیت جھکا دیا تھا ۔

زباں پر اے خدا صلِ علیٰ یہ کس کا نام آیا
کہ جبریلِ امیں میرے لیے لے کر سلام آیا

اب جو حافظ کو اپنا ہم نوا پاتا ہوں تو یہ شعر دہراتا ہوں :

وہ جس کا ذکر ہوتا ہے زمینوں آسمانوں میں
فرشتوں کی دعاؤں میں مؤذّن کی اذانوں میں

حافظ کی زباں پر اور اس مجموعے میں اسی کا ذکر ہے جس کو ارحم الرّاحمین اِسمِ رحمۃٌ للعٰلمینؐ سے خطاب کرتا ہے ۔ آؤ ہم سب اس نعتیہ مجموعے کے سوز و گداز میں شامل ہو جائیں ۔ خود پڑھیں اوروں سے سنیں سنائیں ۔

ابوالاثر حفیظ جالندھری
ہلالِ امتیاز

پیش لفظ

نعت گوئی کی توفیق اللہ کریم کے خصوصی انعامات میں سے ہے۔ یہ انھیں کو نصیب ہوتی ہے جنھیں نوازنا مقصود ہو۔

حسانؓ بن ثابت کو حضور صلّی اللہ علیہ و آلہ وسلّم نے منبر پر بٹھا کر نعت سُنی ــــ ردائے مبارک مرحمت فرمائی، اور دُعا سے نوازا۔

حسن کی ازلی فطرت یہ ہے کہ وہ داد چاہتا ہے۔ داد پا کر خوش ہوتا ہے۔ داد کے آئینے میں وہ اپنے جمال کی رعنائیوں کو دیکھتا ہے، تو عطا ظہور میں آتی ہے۔ حسن کی بارگاہ سے ملنے والی عطاؤں کو دوسری بارگاہوں کی عطاؤں پر قیاس نہیں کیا جاسکتا۔ یہ سراسر لطیف ہوتی ہیں۔ لطافت عطا کرتی ہیں۔ کبھی پاس بٹھا لینا بھی کرم ہوتا ہے۔ مسکرا کر دیکھ لینے سے بھی ذوق تسکین پانے لگتا ہے۔ اور حسن اگر اپنی نشانی عطا کر دے ــــ دعا کے لیے اس کے ہاتھ اٹھنے لگیں تو یہ عشق کی معراج کا وقت ہوتا ہے۔ اس سے بڑھ کر کوئی عطا نہیں کہ حسن، عشق کے لیے دُعاگو بن جائے۔ رحم و کرم کے جذبات محبوب کے لب پہ دعا بن کر آنے لگیں۔ اور عشق حُسن کی اس معصومانہ ادا کو دیکھ رہا ہو۔

حسّانؓ کو منبر رسولؐ کی عظمت بھی ملی۔ چادر کی صورت میں جمال کی نشانی بھی اور لبِ محبوبؐ سے نکلی ہوئی دُعا بھی۔

فن، خواہ کسی رنگ اور لباس میں جلوہ گر ہو۔ شعر و ادب کی صورت میں یا حرف و صوت

کے بھیس ہیں، وہ محبوب کی بارگاہ تک پہنچانے کا ذریعہ بنتا ہے۔ یہ نہ ہو تو فن بے کار کہلاتا ہے۔ نعت کو فنونِ لطیفہ میں اسی لیے منفرد اور ممتاز مقام حاصل ہے کہ وہ محبوبِ دو عالم کی بارگاہ تک پہنچنے کا ذریعہ اور وسیلہ کہلاتی ہے۔ نعت، عقیدت و محبت کے جذبات کی ایک طوفانی موج ہوتی ہے، جو شاعر کے وجدان کی سطح سے اُبھر کر موزوں صورت اختیار کر لیتی ہے مستی کی کوکھ سے جنم لیتی ہے۔

ثنائے خواجہؐ کے مصنّف کا کلام اِنھی مستیوں اور کیفیتوں کا غمّاز ہے۔ میں نے اِسے مدّتوں شاعر کی زبان سے سنا ہے۔ رویا ہوں، تڑپا ہوں اور میں نے اس میں وہی انوار محسوس کیے ہیں۔ جو نعتِ رسولؐ کا فیضان کہلاتے ہیں۔

نعت کہنے کے لیے جس گدازِ قلب کی ضرورت ہوتی ہے۔ وہ حافظ صاحب کے دامن میں موجود ہے۔ وہ ازل ہی سے یہ سرمایہ سمیٹ لائے تھے۔

ثنائے خواجہؐ کے لیے یہ سطور لکھتے وقت میں اپنے روح و قلب میں یک گونہ لذّت و کیفیّت محسوس کر رہا ہوں کہ یہ سعادت میرے حصّے میں آئی۔ چند سطور کے ذریعے میرے نام کو بھی شمولیت کا شرف مل گیا۔

سگیست جامی و جایش ہمیشہ کوئے درت
نہ آں سگے کہ بہر آستانہ می باشد

اُمید دارِ شفاعت

مظہر الدّین

۲۳ فروری ۱۹۷۱ء راولپنڈی

حرفِ آغاز

ڈاکٹر سیّد عبداللہ

انداز بیاں میرا سخن ور کوئی دیکھے
جو لب پہ مرے نعت ہے سن کر کوئی دیکھے

نعت گوئی وہ نازک فن ہے جس میں عرفی جیسا قادر الکلام بھی مجبورِ اعترافِ عجز ہو گیا تھا۔ چنانچہ اپنی ساری قدرت کے باوجود اس نے اقرار کیا کہ ؎

عرفی مشتاب ایں رہِ نعت است نہ صحرا است
ہشیار کہ رہ بردمِ تیغ است قلم را

درحقیقت نعت کے لیے بڑے ساز و سامان کی ضرورت ہوتی ہے، ایک دل جو جذبۂ نیاز سے لبریز ہو، ایک لہجہ جو خلوص و محبّت، نیاز و عقیدت، عشق و فریفتگی اور ادب و احتیاط و احترام کے سب پہلو لیے ہوئے ہو۔ ان سب باتوں کی ترکیب سے ایک نعت پیدا ہوتی ہے اور اس پر بھی ضروری نہیں کہ نعت میں تاثیر پیدا ہو اور وہ قبولِ عام پائے کیونکہ کہہ گئے ہیں :

ع قبولِ خاطر و لطفِ سخن خداداد است

نعتیہ شاعری کی مشکل یہ ہے کہ اگر یہ ایک طرف مذہبی شاعری ہے تو دوسری طرف اس کے رشتے عاشقانہ شاعری سے جا ملتے ہیں۔ اور اس کے باوجود حق یہ ہے کہ نہ یہ مذہبی شاعری ہے اور نہ عاشقانہ شاعری بلکہ ایک ہی صنف ہے جو ایک عجیب قسم کے مگر گہرے روحانی تجربے سے

ابھرتی ہے۔ یہ خدا سے محبت کی شاعری بھی نہیں کہ جس کا مخاطب کسی کو کبھی نظر ہی نہیں آیا اگرچہ وجدان میں ہے۔ اس لیے اس شاعری کی ساری رمزیں ماورائی ہیں گو ان کے لیے لفظیات ایسی استعمال کر لی جاتی ہیں جو محسوس پیکر کے متعلقات میں سے ہوتی ہیں مگر شاعر پھر بھی مطمئن نہیں ہوتا اور مبالغہ آمیز استعاریت کا سہارا لیتا ہے۔ کبھی اسے شعلہ رُو کہتا ہے۔ کبھی خورشید سے تشبیہ دیتا ہے اور کبھی بحر کہہ کر جستجوئے تسکین کرتا ہے اور اس طرح ایک ایسی ہستی کی نشاندہی کرتا ہے جس کی نشاندہی کی نہیں جا سکتی۔ اس لیے ایسے شاعر کے مخاطب کا تشخص واضح نہیں ہو سکتا مبہم ہی رہتا ہے، یعنی محسوس سے غیر محسوس (مجرد) کی طرف رہنمائی کی جاتی ہے۔ صوفیانہ یا حمدیہ شاعری کی یہی خصوصیات ہیں۔ مگر نعت کا موضوع ایک پیکرِ محسوس ہے۔ اس کی محبت ایک پیکرِ محسوس کی محبت ہے اس لیے اس کی نعت کی رمزیں اور اس کے استعارے مبالغہ و اغراق کی تاب نہیں لا سکتے۔ نعت گو اس کی مدح میں حقیقت گوئی پر مجبور ہے ورنہ ہر گام سوءِ ادب کا خطرہ ہے اور اس پر یہ بھی ہے کہ محبت کے پُر احترام جذبے کو ادب کی قیود میں سنبھال کر لے جانا پڑتا ہے لیکن اس کے باوصف گداز اور گھلاوٹ کی شرط لازم ہے۔

ظاہر ہے کہ جو شاعری اتنی قیود و حدود میں سمٹ کر چلنے پر مجبور ہو۔ وہ معمولی شاعری نہیں ہو سکتی چنانچہ ہم نے دیکھا کہ بڑے بڑے شاعر اس کوچے میں کامیاب نہیں ہوئے۔ حافظؔ لدھیانوی باہمت آدمی ہیں کہ وہ اس کوچے میں اُترے ہیں اور جس حد تک میں دیکھ سکا ہوں بڑی کامیابی سے گزرے ہیں۔ یعنی نعت گوئی کے اکثر تقاضوں کو سمجھے بھی ہیں اور ان سے عہدہ برآ بھی ہوئے ہیں۔

میں نے اکثر سوچا ہے کہ نعت کا کونسا عنصر حقیقی معنوں میں اثر و تاثیر کا باعث ہوتا ہے جسے نعت کا مرکزی عنصر کہا جا سکے۔ غور کرنے سے محسوس ہو گا کہ یہ مرکزی عنصر نیاز و عجز نہیں۔ یہ عنصر فقط اشتیاق بھی نہیں۔ یہ محض دعا و طلبِ شفاعت بھی نہیں۔ یہ محض تعریفِ اوصافِ رسولِ پاک بھی نہیں، یہ کچھ اور ہے اور جو کسی ایک بات پر منحصر نہیں۔ یہ بہت کچھ ہے۔ بہت کچھ جمع کرنے سے ہے۔ یہ سوز بھی ہے۔ یہ اشتیاق بھی ہے، یہ طلب بھی ہے۔ یہ توصیف بھی ہے

یہ دعا بھی ہے ۔ یہ سب کچھ ہے ۔ غرض اس کا مرکزی عنصر ایک نہیں یہ سب اوصاف جب تک باہم آمیز نہ ہو جائیں نعت میں تاثیر پیدا نہیں ہو سکتی ۔

یہی وجہ ہے کہ غزل کے رنگ کی نعت معمولی بے احتیاطی سے اپنے درجے سے گر جاتی ہے اور قصیدے کی طرح کی نعت کوئی درجہ حاصل ہی نہیں کر سکتی، شوق و اشتیاق سے خالی نیازمندی محض دعا بن جاتی ہے ۔ نعت نہیں رہتی اور محض قومی ملی رنگ کی نعت رجز میں بدل جاتی ہے ۔ حافظ لدھیانوی اِن سب احتیاطوں سے باخبر معلوم ہوتے ہیں۔ انھوں نے اپنی نعتوں کو محض غزل یا قصیدہ یا وصف نگاری یا رجزیہ یا محض دعا نہیں بننے دیا ۔ وہ شانِ رسولؐ کے شناسا اور مقامِ نبوّت سے آشنا ہیں ۔ پھونک پھونک کر قدم رکھتے ہیں اور لفظوں کے انتخاب میں بڑی احتیاط سے کام لیتے ہیں اور شوق کی باتوں کو نیاز و عقیدت کے لہجے میں ڈھال کر اِن سے اچھی نعت پیدا کر لیتے ہیں ۔ معلوم ہے کہ فارسی اور اردو میں نعت کی بڑی پختہ روایت موجود ہے ۔ اس میں بڑے بڑے شاعروں نے حوصلہ دکھایا ہے خسروؒ اور جامیؒ سے لے کر آج تک اور شہیدیؒ اور محسنؒ کاکوروی سے لے کر ظفر علی خاںؒ، اقبالؒ اور حفیظ نے زورِ طبع کا اظہار کیا ہے ۔ اور گزشتہ تین چار برس میں تو نعت کی شاعری ایک خاص شان سے ابھری ہے ۔ غرض یہ روایت پختہ ہے اور اس کے کچھ اسالیب بھی ہیں جن سے اعتنا کیے بغیر با اصول نعت گو آگے بڑھ نہیں سکتا ۔ حافظ لدھیانوی کے یہاں یہ روایت جلوہ فگن ہے اور وہ سب اسالیب موجود ہیں جو انھیں اس پختہ روایت کا نعت گو بنا رہے ہیں جس کے پیچھے صدیوں کی تاریخ ہے جو حافظ کی نعت میں سمٹ کر آ گئی ہے ۔

نعت میں درود و صلوٰۃ کا استعمال ایک بابرکت رسم ہے ۔ حافظ نے بھی یہ بابرکت رسم بصد شوق ادا کی ہے اور وہ نعت لکھی ہے جس کا پہلا بند یہ ہے :

نور ہے جس کا گلشن گلشن ‏ ‏ ‏ جس کی سخا ہے دامن دامن
وہ ہے جہاں میں رحمتِ عالم ‏ ‏ ‏ صلی اللہ علیہ وسلم

ایک اور نعت ہے جس کا پہلا بند یہ ہے :

میری فغانِ آرزو شوق کی منزلوں میں ہے — نغمۂ ذوقِ جستجو تازہ ابھی دلوں میں ہے
عشق کا سوزِ ناتمام راہ کی مشکلوں میں ہے — ذکر ترے جمال کا پھر بھی تو قافلوں میں ہے

صلِّ علیٰ نبیّنا صلِّ علیٰ محمّدٍ

اسی طرح کی بہت سی نعتیں اور ہیں جن میں سلام کے ذریعے خطاب ہے ۔ مدینے کی گلیوں کی آرزو بھی نعت گوئی کا ایک خاص مضمون ہے وہ بھی حافظ کے یہاں ہے ۔ ملائک کا درود و سلام جنّ و انس اور وحش و طیور کی طرف سے ثناخوانی بھی ہے ۔ غرض وہ سب کچھ ہے جو نعت کی روایت میں ایک پختہ رسم کے طور پر موجود ہوتا ہے ۔ لیکن حافظ کی نعت میں ایک عنصر ایسا بھی ہے جس سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ حافظ آج کے زمانے کے نعت گو ہیں ۔ آج کے زمانے کا کوئی باشعور نعت گو ۔ وقت کی آوازوں سے بے نیاز نہیں ہو سکتا ۔ آج کا آدمی اپنے شوق و اشتیاق کے باوجود ایک فکری شعور بھی رکھتا ہے جو حقائق پر عقل کی نظر ڈالنے کا عادی بناتا ہے حافظ کی نعتوں میں یہ فکری شعور موجود ہے جو نوائے شوق و نیاز کے اندر سے نمایاں ہو ہو کر باہر آتا ہے ۔ حافظ کی نظر میں رسُولِ پاک محبوب بھی ہیں اور مرکزِ شوق و گداز بھی مگر آپ وہ بھی ہیں جو کل انسانیت کے غم خوار اور غمگسار بھی ہیں جیسا کہ اس نعت سے ظاہر ہوتا ہے ۔
ایک بند ملاحظہ ہو :

سلام اُس پر کہ جو مطلوب و مقصودِ خدا ٹھہرا — سلام اُس پر کہ جو ٹوٹے دلوں کا آسرا ٹھہرا
سلام اس ذاتِ اقدس پر کہ حامی ہے یتیموں کی . . — سلام اس جانِ اطہر پر جو والی ہے غریبوں کی

حافظ وفورِ عقیدت کے عالم میں ذاتی دعا اور طلب و استدعا کے ساتھ ساتھ امت کے لیے بھی سفارش کرتے ہیں :

تو ہی امّت کا والی ہے غم خوار ہے ، وجہِ تسکینِ جاں تیرا دربار ہے
بیکسوں کا نہیں کوئی تیرے سوا اے حبیبِ جہاں اے رسولِ خدا

اس طرح رسولِ پاک کی اس شانِ کرم کا بھی اظہار کرتے جاتے ہیں جس سے اس دُکھ بھری انسانی دنیا کو شفقت کا نوشتہ رونصیب ہوا۔ نعت اصولی طور پر پڑھنے سے زیادہ سماع کی صنف ہے۔ اچھے نعت گو اس کی بحر مصرعی ترکیب اور ردیف و قافیہ کے انتخاب میں بڑی احتیاط سے کام لیتے ہیں۔ یعنی یہ سب کچھ اس طرح کہ نعت شوق انگیز شعر بھی بن جائے مگر اتنی طرب خیز نہ ہو جائے کہ دھمال بن جائے۔ نہ اتنی سست اور نرم رَو ہو کہ اشتیاق کا جذبہ ہی نظر نہ آئے۔ اس کی لے شوق و ادب کی آمیزش سے تیار ہوتی ہے حافظ کی نعتوں میں یہ احتیاط یا یہ فن اکثر نظر آتا ہے اور ان کی نعتیں رمزِ بے خودی کو رازِ خودی سے جا ملاتی ہیں۔ رواں رواں مگر کچھ رُکتی بحریں نعت کو شاعر کے جذبۂ شوق و احتیاط کا اظہار کرتی نظر آتی ہیں اور "ثنائے خواجہ" میں اکثر یہی ادب و شوق ہمیں متوجہ کرتا ہے:

ہیں رہبرِ دنیا، رہبرِ دیں وہ آیۂ رحمت نورِ یقیں
بے مثل ہیں وہ محبوبِ خدا سُبحان اللہ سبحان اللہ

نورِ احمد سے روشن ہیں دونو جہاں دونو عالم میں ہے زمزمہ نعت کا
قدسیوں کی زباں پر ہے شام و سحر ذکرِ محبوبِ رب وردِ صلِّ علیٰ

مگر حافظ کی بیشتر نعتیں اس لَے اور اس لہجے میں نہیں۔ حافظ بحر میں بھی ادب سے چلتے ہیں اور پھیلاؤ نہیں پھیلاتے۔ یوں کبھی کبھی شوق کے ہاتھوں مجبور ہو کر تیز قدم بھی ہو جاتے ہیں مگر ان کا اصل مقام ادب ہی ہے اور آخر میں جب میں نے "ثنائے خواجہ" کا مطالعہ شروع کیا تو مجھے ڈر سا تھا اور وہ یہ کہ حافظ غزل گو شاعر ہیں کہیں انھوں نے اپنی نعت کو غزل نہ بنا دیا ہو مگر ان کی سب نعتوں کو پڑھنے کے بعد یہ خدشہ دُور ہوا۔ اس میں شبہ نہیں کہ نعت میں ایک مقام اشتیاق و آرزو بھی ہے مگر عشقِ محبوب اور

عشقِ رسولؐ کے مابین طویل فاصلے ہیں۔ جو شاعر اس کی احتیاط نہیں کرتے ان کی نعت مقام سے گر جاتی ہے۔ اس میں شبہ نہیں کہ حافظؔ کی بعض نعتیں ان کے غزلیہ لہجے کی زد میں آگئی ہیں:

شادابیٔ نگاہ کا عنواں ہے اُن کی یاد
سرمایۂ نشاطِ بہاراں ہے اُن کی یاد

مگر ایسی نعتیں کم ہیں جو غزل کی صف میں جا پہنچی ہوں بلکہ ایک سچے نعت گو کی طرح حافظؔ نے رسولؐ پاک کو محبوب بھی کم ہی کہا ہے۔ اکثر محبوبؐ خدا کے نام سے یاد کیا ہے اور یہ حافظؔ کی رتبہ شناسی اور مقامِ رسالتؐ کی پاسداری کا ثبوت ہے، چنانچہ کہا ہے:

ہر شعر میں اِک ربط ہے محبوبؐ خدا سے
حافظؔ مرے اشعار کو پڑھ کر کوئی دیکھے

اور جب میں نے حافظِ نعت گو کے اشعار پڑھ کر دیکھے تو مجھے ایک رُوحانی انبساط و اہتزاز حاصل ہوا اور یہ میرا نصیب ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حمد باری تعالیٰ

اے بندہ نواز کارسازا — محتاج ہیں سارے تو ہے داتا

کیا عقل ہے، کیا شعور میرا — ہر ذرّے میں ہے ظہور تیرا

غنچے میں کلی میں تیری خوشبو — مشکیں ہے تجھی سے نافِ آہو

خالق ہے زمین و آسماں کا — مالک ہے متاعِ جسم و جاں کا

انوار ترے ہیں بحر و بر پہ — موجیں تری، تیرے لعل و گوہر

دیتا ہے جمال آب و گِل کو — نغموں سے بھرا ہوا ہے دل کو

دل میرا ہے کائنات تیری — ہر دل میں بسی ہے ذات تیری

روشن ہیں تجھی سے چاند تارے — تو نے ہی نقش سب سنوارے

کیا تارے جڑے ہیں آسماں میں — کیا پھول کھلائے گلستاں میں

ہر پھول کا مختلف لبادہ — رنگیں کوئی، ہے کوئی سادہ

مٹّی میں کھلائے پھُول کیا کیا ‏ ‏ ‏ یاں ورنہ بجز غبار کیا تھا

جو پھول کہ شاخ پر کھِلا ہے ‏ ‏ ‏ آئینہ ترے جمال کا ہے

گلزار میں خوشنما پرندے ‏ ‏ ‏ توصیف و ثنا ہیں تیری کرتے

کہسار کی برف پوش وادی ‏ ‏ ‏ ہے تیرے جمال کی منادی

تجھ سے خورشید ہے ضیا بار ‏ ‏ ‏ ہر شئے سے عیاں ہیں تیرے انوار

ہے ٹوٹے دلوں کا آسرا تُو ‏ ‏ ‏ دیتے ہیں سکون غم کے آنسو

آباد جہاں ترے کرم سے ‏ ‏ ‏ دیتا ہے نجات تُو ہی غم سے

تو وجہِ قرارِ زندگی ہے ‏ ‏ ‏ تو مرکزِ ذوقِ بندگی ہے

انکار کسے تری رضا سے ‏ ‏ ‏ تو چاہے بگاڑے یا بنائے

ہے ذات تری جہاں میں یکتا ‏ ‏ ‏ ہے کون جو ہو شریک تیرا

کیا حمد بیاں ہو مجھ سے تیری ‏ ‏ ‏ میں کیا ہوں بساط کیا ہے میری

سینے کو متاعِ نور دے دے ‏ ‏ ‏ ذرّے کو جمالِ طور دے دے

یوں قلب کو آئنہ بنا دے ‏ ‏ ‏ روشن ہو نورِ مصطفےٰ ؐ سے

دل محوِ جمالِ کبریا ہو ‏ ‏ ‏ لب پر مرے وِردِ نعت کا ہو

آنکھوں کو عطا ہو دُرفشانی

حافظ رہے محوِ نعت خوانی

دعا

لب پر مدام صلِّ علیٰ کی صدا رہے
دل میں ہمیشہ یادِ شہِ انبیا رہے
ہنگامِ نزع لب پہ رہے اُن کا نامِ پاک
اس وقت لب پہ ورد اسی نام کا رہے
ان پر کبھی درود ہو، ان پر کبھی سلام
قائم ترے حبیب سے یہ سلسلا رہے
بخشتا ہے ان کی یاد نے سوز و گدازِ عشق
اس کیفِ جاں فروز سے دل آشنا رہے

کس کام کی حیات ہے شہرِ نبیؐ سے دور
خوش بخت تھے جو لوگ مدینے میں جا رہے

تابندہ میرے دل میں رہے عشقِ مصطفیٰؐ
روشن تمام عمر چراغِ وفا رہے

ہر لحظہ ان کا ذکر ہو ہر لمحہ ان کی یاد
ہر سانس میری زیست کا محوِ ثنا رہے

یارب مدام لب پہ ہو نعتِ رسولِ پاکؐ
حافظ ثنائے خواجہؐ میں صبح و مسا رہے

ولادت باسعادت

جنابؐ رسالتمآب محمد مصطفیٰ

صَلَّی اللہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ

وہ صبحِ نور آ پہنچی سیاہی چھٹ گئی یکسر

سحر نے نور پھیلایا در و بامِ تمنا پر

زمانہ منتظر تھا جس کا صبحِ عید آ پہنچی

اندھیرا چھا رہا تھا تابشِ خورشید آ پہنچی

کبھی ایسی سحر دیکھی نہ تھی افلاک نے اب تک

نہ پایا تھا سکوں اس دیدۂ نمناک نے اب تک

کبھی ایسے نسیمِ صبح کے جھونکے نہ آئے تھے

کبھی اس طرح کھل کر یوں نہ غنچے مسکرائے تھے

کبھی پہنی نہ تھی گل نے قبائے زر نگار ایسی

نہ آئی تھی کبھی گلزارِ ہستی پر بہار ایسی

زمیں پر یوں نہ بکھری تھیں کبھی کرنیں ستاروں کی

مہک تا عرشِ اعظم یوں نہ پہنچی تھی بہاروں کی

شمیمِ جانفزا ایسی نہ آئی تھی گلستاں سے

نہ آئی تھی مہک ایسی کبھی دشت و بیاباں سے

عطا وسعت ہوئی صحرا کو نزہت گلستانوں کو
چھپایا دامنِ رحمت میں حق نے خستہ جانوں کو
شرف جس سے ملا ہے اس جہاں کے تاجداروں کو
ملی جس سے قبائے لالہ و گل خارزاروں کو

اسی دن کے لیے تو بزمِ ہستی کو سنوارا تھا
یہی مقصودِ عالم تھا یہی خالق کا پیارا تھا
یہ سب رعنائیاں تھیں اک وجودِ پاک کی خاطر
یہ نقش آرائیاں تھیں سیّدِ لولاک کی خاطر

ہر اک ذرّے نے پایا نور خورشیدِ دو عالم کا
نشاں دنیا سے آخر مٹ گیا تاریکی و غم کا
جہانِ منتظر نے وہ جمالِ دلنشیں دیکھا
نہ ہوگا جس کا ثانی آج وہ ماہِ مبیں دیکھا

دعاؤں کی قبولیّت کے دروازے کھلے یکسر
مجسّم ہو کے آئے سامنے امّید کے پیکر
نویدِ زندگی پائی جہاں کے رہنے والوں نے
سکون و امن پایا درد و کلفت سہنے والوں نے

مبارک ہو گیا ہر ایک لمحہ اس مہینے کا
کہ ساحل کی طرف رخ پھر گیا خود ہی سفینے کا
اماں پائی جہاں نے خود سروں کی چیرہ دستی سے
بلندی کی طرف اٹھیں نگاہیں قعرِ پستی سے
فدا ہیں دو جہاں کی عظمتیں جس نامِ نامی پر
وہ آیا، فخر ہر انساں کو ہے جس کی غلامی پر
وہ آیا اس جہاں میں رحمۃ للعٰلمیں بن کر
امانت کا امیں بن کر مسرّت کی جبیں بن کر
مرے ماں باپ ہوں جس پر فدا تشریف لے آیا
وہ آیا، جس پہ تھا لطفِ خدائے پاک کا سایا
وہ آیا تھا کہ بخشے ہر دلِ مجروح کو مرہم
وہ آیا جس کے بیماروں میں دیکھا عیسیٰؑ مریمؑ
نہ ہوگا جس کا ثانی آج وہ دُرِّ یتیم آیا
وہ بن کر ابرِ رحمت بانیٔ لطفِ عمیم آیا
کیا رسمِ وفا کو جس نے فیضِ عام سے زندہ
وہ آیا نور سے جس کے ہیں مہر و ماہ تابندہ

وفا و شوق کا مظہر خلوص و مہر کا پیکر

زہے ختمِ رسلؐ، محبوبِؐ داور، شافعِؐ محشر

یہی تو ذاتِ اقدس شاہکارِ کبریائی ہے

یہ ہے وہ نور جو آئینہ دارِ حق نمائی ہے

یہی محبوبِ دوراںؐ ہے یہی خالق کا پیارا ہے

یہی وہ نورِ حق ہے جس کو ہر توصیف زیبا ہے

یہی شاہوں کا آقا ہے یہی بے بس کا والی ہے

اسی در کا ہر اک محتاج ہے ہر اک سوالی ہے

صداقت کا، شجاعت کا، امانت کا حسیں پیکر

وفا کا نام روشن کر دیا جس نے زمانے پر

ازل کے روز سے تھا شاہکارِ رحمتِ باری

اسی کے واسطے دنیا و عقبیٰ کی ہے سرداری

جہاں میں دینِ حق کا بول بالا کر دیا جس نے

ہر اک سُو نورِ وحدت سے اُجالا کر دیا جس نے

انتساب

بحضور سیّد المرسلین فخرِ موجودات

صَلّی اللہُ عَلیہِ وَآلِہٖ وَسَلّمَ

بچشمِ نم غمِ ہستی سُنا کر کہوں میں روضۂ اقدس پہ جا کر

شہِ دیں خستہ و پامال ہوں میں ترے غم میں پریشاں حال ہوں میں

جُدائی میں تری مشکل ہے جینا نہیں اب کوئی جینے کا قرینا

ترا دربار ہے دربارِ عالی کرم فرما کہ میں بھی ہوں سوالی

عطا ایسی مجھے دیوانگی کر رہے جو خندہ زن فرزانگی پر

عطا کرتی ہے اس در کی غلامی گدازِ قلبِ رومیؒ سوزِ جامیؒ

مرا سینہ خزینہ ہو وفا کا صفا و صدق کا صبر و رضا کا

گدازِ دل متاعِ زندگی دے تری جس میں خوشی ہو وہ خوشی دے

تو دردِ زندگی کو جانتا ہے مرے دل کی لگی پہچانتا ہے

کریما! پادشاہا! شہریارا! تری رحمت کا مل جائے سہارا

ترا ہی ذکر ہے رُوئے زمیں پر　　ترا ہی ذکر ہے عرشِ بریں پر

ترا جلوہ محیطِ دو جہاں ہے　　تو ہی وجہِ سرودِ کن فکاں ہے

ترے جلوے سے روشن ہے سویرا　　صدف میں جلوہ گر ہے نور تیرا

کلی میں پھول میں تیری ضیا ہے　　تری رحمت سے گلشن جھومتا ہے

ہیں پھولوں میں ترے ہی رنگ سارے　　یہ باغِ دہر آوردی بہارے

تری نکہت گلستاں در گلستاں　　تری خوشبو بہاراں در بہاراں

ہر اک موجود میں موجود تو ہے　　تو ہی مطلوب ہے مقصود تو ہے

ہر اک کے حال سے تو باخبر ہے　　جہاں پر تیری رحمت کی نظر ہے

دلوں کے درد کا درماں یہاں ہے　　گدا و شاہ کا یہ آستاں ہے

برستی ہے یہاں ہر آن رحمت　　یہاں آنکھوں کو ملتی ہے بصیرت

کرم کی اک نظر مجھ پہ خدارا　　نہیں یہ زندگی مجھ کو گوارا

تجھے ہے واسطا ابنِ علیؓ کا　　تجھے ہے واسطا ہر اک ولی کا

مرے سر پہ کرم کا تاج رکھنا　　خدارا آرزو کی لاج رکھنا

ترے روضے پہ میری جان نکلے　　مری اک عمر کا ارمان نکلے

نگاہِ مضطرب کو وہ ادا دے　　جو میرے دل کو آئینہ بنا دے

زیارت سے تری آباد دل ہو　　معطر نور سے یہ آب و گل ہو

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نعت

بحضورِ سرورِ کائنات فخرِ موجودات حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم

سارے قرآں میں ہے بیاں تیرا
ہے خدا آپ مدح خواں تیرا

تو ہے شہکار کبریائی کا
تو ہے آئینہ حق نمائی کا

تیرا دربان جبرئیلِ امیں
تجھ سے روشن ہے قدسیوں کی جبیں

ہیں شہنشاہ جو زمانے کے
وہ گدا تیرے آستانے کے

سارا عالم ظہور تیرا ہے
ہر حسیں شے میں نور تیرا ہے

یہ ہے صدقہ ترے پسینے کا
حسن مہکا ہے جو مدینے کا

حُسنِ یوسفؑ میں ہے جھلک تیری
دمِ عیسیٰؑ میں ہے مہک تیری

تیرے قدموں سے ہے فلک روشن
چاند تارے ہیں آج تک روشن

تجھ سے پیدا ہیں صبح کے انوار
تجھ سے روشن ہیں ثابت و سیار

تجھ سے ہیں آبشار کے نغمے
فصلِ گُل کے، بہار کے نغمے

تیری نکہت چمن چمن پھیلی — تیری خوشبو وطن وطن پھیلی

ہر جگہ تجھ کو جلوہ گر پایا — تیری رحمت کا سب پہ ہے سایا

آستاں پر غلام آئے ہیں — آج بہر سلام آئے ہیں

روحِ کونین، رحمتِ عالم ﷺ — اس طرف بھی ہو ایک چشمِ کرم

تیرے در پر فقیر آئے ہیں — ہر طرف رحمتوں کے سائے ہیں

جو ترے آستاں پہ آتے ہیں — اپنی اپنی مُراد پاتے ہیں

اپنی رحمت سے جھولیاں بھر دے — ہم تہی دامنوں کو گوہر دے

درد کو زندگی عطا ہو جائے — سوزِ دل اور بھی سوا ہو جائے

دامنِ دل کو نور سے بھر دے — اسے کیف و سرور سے بھر دے

یہ وظیفہ رہے سدا میرا — لب پہ ہر دم ہو وردِ صلِّ علیٰ

ہو تری یاد کائنات مری — یوں فروزاں رہے حیات مری

دل خزینہ ہو، تیری الفت کا — درد کا، شوقِ بے نہایت کا

آنکھ کو ذوقِ دُرفشانی دے — لب کو توفیقِ مدح خوانی دے

دولتِ دردِ آگہی مل جائے — قلب کو سوزِ زندگی مل جائے

چشم کو نور دے، بصیرت دے — عقل کو مشعلِ حقیقت دے

دل میں بس اک خدا کی ذات رہے — ماسوا کی نہ کوئی بات رہے

ہو زیارت ہمیں نصیب تری
ہو شفاعت ہمیں نصیب تری

ہے ترے ہاتھ عاصیوں کی لاج
سب ترے آستاں کے ہیں محتاج

تو سہارا ہے بے سہاروں کا
دردمندوں کا دلفگاروں کا

تو خدا کا ہے اور خدا تیرا
روزِ محشر ہے آسرا تیرا

کوئی خالی نہیں گیا در سے
سب پہ ابرِ کرم ترا برسے

کس طرح تجھ سے عرضِ حال کریں
ہے کہاں تابِ ہم سوال کریں

نغمۂ درد و شوق و الفت سے
تو ہے واقف دلوں کی حالت سے

لب کو آہِ سحر عطا کر دے
سازِ خاموش کو صدا کر دے

اشکِ غم حرفِ التجا ہو جائے
خامشی شرحِ مدّعا ہو جائے

○

محمدؐ مصطفےٰ جانِ دو عالم — محمدؐ سب سے افضل سب سے اکرم

محمدؐ واقفِ سرِّ معانی — محمدؐ شارحِ آیاتِ محکم

محمدؐ شمعِ بزمِ سوزِ پنہاں — محمدؐ آبروئے چشمِ پُرنم

محمدؐ چارۂ قلبِ پریشاں — محمدؐ مونس و درمانِ ہر غم

محمدؐ منتہائے جذب و مستی — محمدؐ محرمِ اسرارِ عالم

محمدؐ مطلعِ صبحِ درخشاں — محمدؐ عظمت و توقیرِ آدم

محمدؐ چارہ سازِ دردمنداں — محمدؐ ابرِ رحمت لطفِ پیہم

محمدؐ مظہرِ شانِ الٰہی — محمدؐ جلوۂ نورِ مجسّم

محمدؐ آشنائے کیفِ ہستی — محمدؐ رازہائے دل کا محرم

محمدؐ حافظ و غمخوار و ناصر

محمدؐ غمگسارِ ہر دو عالم

○

توصیف کیا ہو سیدِ خیرُ الانام کی
تفسیر ہے وہ ذات خدا کے کلام کی

میرے لیے ہے عرش سے بڑھ کر وہ خاکِ پاک
جس پر ہیں نقش صورتیں حسنِ خرام کی

اس کو چراغِ راہگزر سے ہے کیا غرض
صورت نظر میں جس کے ہو ماہِ تمام کی

محشر میں دیکھنے ہی یہ ہنگامِ بازپرس
پہچان لی حضورؐ نے صورت غلام کی

ان کے کرم سے لطفِ مسلسل کے ہیں مزے
روشن ہے شمع سینے میں سوزِ مدام کی

یادِ نبیؐ میں عمر ہوئی اس طرح بسر
رو رو کے صبح کی کبھی رو رو کے شام کی

حافظ برائے کعبہ پڑھوں نعتِ مصطفےٰؐ
ہو حاضری نصیب جو بیت الحرام کی

○

تیرے ہی فیض سے آراستہ ہے بزمِ جہاں
تیرے ہی نور سے ہے عالمِ امکاں تاباں

کوئی عالم ہو ترے نور سے ہے اس کا ظہور
تو ہی ہے باعثِ تزئینِ نقوشِ دوراں

تیری ہی یاد سے روشن ہے شبستانِ وجود
خاکِ نقشِ کفِ پا سرمۂ صاحب نظراں

درد کی لَو سے فروزاں رہی شمعِ ہستی
تیری یاد سے دل ہے پُر نور مرا قلبِ تپاں

چمنِ طیبہ کا دیتی ہے صبا مجھ کو پیام
اب رہِ شوق میں کھلنے لگیں رنگیں کلیاں

میرے خواجہؐ تری اس شانِ کریمی کے نثار
بھر دیا گوہرِ مقصود سے میرا داماں

میری قسمت میں تھا یہ کیفِ مسلسل حافظؔ
میں کہ رہتا ہوں سدا نغمہ بلب شعلہ بجاں

○

رحمت تیری قریہ قریہ فیض ترا عالم عالم
دریا دریا تیری سخا ہے دامن دامن ابرِ کرم
نور سے تیرے خاکِ مدینہ صد رشکِ فردوسِ بریں
تیرے وجودِ پاک سے اب تک روشن ہے قندیلِ حرم
منظر منظر نور ہے تیرا نغمہ نغمہ تاباں ہے
تجھ سے فروزاں شمعِ وفا ہے تجھ سے قائم دل کا بھرم
کتنے ٹوٹے دلوں میں تو نے شمعِ یقیں روشن کی ہے
تجھ سے منوّر شامِ ہجراں شامِ غریباں شامِ الم
یاد میں تیری اے شہِ خوباں پلک پلک بینائی ہے
کس سے کہیں رودادِ محبّت کس کو سنائیں قصّۂ غم
کاش یہ بادل کھل کر برسے کشتِ وفا سیراب کرے
اور بھی آتش بھڑکاتا ہے ہجر میں یہ رونا کم کم
تکتے تکتے راہیں تیری ایک زمانہ بیت گیا
اب تو دکھا دو چہرۂ انور شافعِ محشر شمعِ حرم

○

جس سے نفس نفس ہے فروزاں ہے ان کی یاد
نورِ یقین و تابشِ ایماں ہے ان کی یاد

وجہِ سکونِ قلبِ پریشاں ہے ان کی یاد
ہم بے کسوں کے درد کا درماں ہے ان کی یاد

کوثر کی موج موج ہے ایک ایک لفظ میں
شیرینیٔ کلامِ ثنا خواں ہے ان کی یاد

چمکا ہے ان کے ذکر سے ایک ایک تارِ جاں
سوزِ نفس فروغِ دل و جاں ہے ان کی یاد

ہے میرا اشک گہر لطفِ خاص سے
جس سے پلک پلک ہے چراغاں ہے ان کی یاد

گلہائے رنگ رنگ کھلائے خیال نے
رنگینیٔ بہارِ گلستاں ہے ان کی یاد

کس سے کہوں میں ان کے کرم کی حکایتیں
ان کی عطا کہ دردِ فراواں ہے ان کی یاد

درپردہ جو ہیں لطف بیاں کون کر سکے
کیفِ خیال و لذّتِ پنہاں ہے ان کی یاد

ہے پھول پھول ان کے ہی جلووں سے عطربیز
آئینۂ نشاطِ بہاراں ہے ان کی یاد

بھیجو درود سیّدِ خیر الانام پر
وجہِ نزولِ رحمتِ یزداں ہے ان کی یاد

خوشبو ہے ان کے نام کی میرے کلام میں
ہے جس سے لفظ لفظ گلستاں ہے ان کی یاد

انسانیت کو فخر ہوا جن کی ذات پر
صد اعتبارِ عظمتِ انساں ہے ان کی یاد

کس سے بیاں ہو مدحتِ سرکارِ دوجہاں
حافظ ہزار شوق کا عنواں ہے ان کی یاد

—

○

مجھ پر بھی نگاہِ لطف و کرم اے سرورِ عالم شاہِ اُمم
اے باعثِ تخلیقِ آدم اے ختمِ رُسل اے شمعِ حرم

تجھ سے ہی متاعِ درد ملی تجھ سے ہی گدازِ جاں پایا
روشن ہے تجھی سے سوزِ نہاں قائم ہے تجھی سے دل کا بھرم

ہے درد ترا سرمایۂ جاں ہیں عشرتِ دل یہ اشکِ رواں
ہر ایک کی قسمت میں ہیں کہاں یہ نعمتِ درد و شعلۂ غم

یہ ارض و سما کے خوش منظر سب تیرے نور کے ہیں مظہر
تیرے ہی نور کے جلوؤں سے مسجودِ ملائک ہے آدم

ہے ذکر سے تیرے دل زندہ ہے یاد سے تیری روح جواں
ہے تجھ سے مزیّن نقشِ جہاں اے موجبِ تزئینِ عالم

عصیاں سے ہے دامن آلودہ جز اشکِ ندامت کچھ بھی نہیں
اک عمر کا سرمایا ہے یہی دامانِ مژہ میں گوہرِ غم

ہر قول ترا ہر بات تری تفسیرِ کلامِ پاک ہوئی
جو تیری زباں سے نکلا ہے لاریب ہے وہ دینِ محکم

وہ وادی وادیٔ طور ہوئی وہ ذرّہ مثلِ قمر چمکا
جس وادی میں جس ذرّے پر اک بار پڑے ہیں تیرے قدم

سب تیرے در کے بھکاری ہیں سب تیری شفاعت کے طالب
اے بانیٔ خلق و مہر و وفا اے معدنِ لطف و جُود و کرم

کب تیری ثنا کے قابل ہے حافظ کی زباں حافظ کا بیاں
جب آپ خدا خود کرتا ہے قرآں میں تری توصیفِ رقم

○

تیرا وُجود باعثِ تخلیقِ کائنات
تیرا جمال حاصلِ تزئینِ شش جہات

ہے تیرا ذکر باعثِ تسکینِ جان و دل
ہے تیری یاد وجہِ فروغِ تجلیات

تیرا وجود مظہرِ خُلقِ عظیم ہے
پیدا ہیں تیری ذات سے اللہ کی صفات

ہے تیرے ابرِ لطف سے ہر ذرّہ فیضیاب
تیرے درودِ پاک سے عالم کو ہے ثبات

ہے مشعلِ حیات ترا ایک ایک حرف
ہے موجبِ نجات تری ایک ایک بات

حافظ بھی ہے فقیر تری بارگاہ کا
اس کی طرف بھی شاہِ امم چشمِ التفات

○

وجہِ سکونِ قلبِ حزیں تیرا نام ہے
کس درجہ دلنشین و حسیں تیرا نام ہے

وردِ زباں ہے شام و سحر تیرا نام ہی
اب اور کوئی نام نہیں تیرا نام ہے

ہے تیری یاد نغمۂ ایمان و آگہی
جو بھول جائے ایسا کہیں تیرا نام ہے

آتا ہے تیرا نام ہی نامِ خدا کے ساتھ
نامِ خدا جو لوں تو وہیں تیرا نام ہے

ہر اک سحر طلوع ترے نام سے ہوئی
لب پر ہر ایک شامِ حسیں تیرا نام ہے

عرشِ بریں پہ صبح و مسا ذکر ہے ترا
کہتا ہے کون یہ کہ یہیں تیرا نام ہے

اشکوں میں ڈھل گیا ہے ترے فیضِ خاص سے
جو دل میں ہو گیا ہے مکیں تیرا نام ہے

تابندہ تیرے نام سے ہے دامنِ فلک
گلزار جس نے کی ہے زمیں تیرا نام ہے

حافظ شرف ملا ہے یہ نعتِ رسول سے
جس جا ہے ان کا نام وہیں تیرا نام ہے

○

ہر حسن میں ہے جلوہ نما شانِ مصطفےٰ ؐ
یہ حسنِ کائنات ہے فیضانِ مصطفےٰ ؐ

دنیا کی آرزو ہے نہ عقبےٰ کا غم انھیں
کس درجہ شادماں ہیں غلامانِ مصطفےٰ ؐ

کس کو شرف ملا ہے مگر جبرئیل ؑ کو
جز جبرئیل ؑ کون ہے دربانِ مصطفےٰ ؐ

جو شانِ مصطفےٰ ؐ ہے خدا ہی بیاں کرے
کونین کا ظہور ہے احسانِ مصطفےٰ ؐ

محشر کی سخت دھوپ سے کیا خوف ہے اسے
مل جائے جس کو حشر میں دامانِ مصطفےٰ ؐ

عرفانِ مصطفےٰ ؐ سے ہے عرفانِ ذاتِ پاک
عرفانِ ذاتِ پاک ہے عرفانِ مصطفےٰ ؐ

دامانِ دل میں بھر لیے گلہائے ذوق و شوق
جب بھی سنا ہے تذکرۂ شانِ مصطفےٰ ؐ

شرحِ کلامِ پاک ہے ان کا ہر ایک لفظ
فرمانِ حق ہے اصل میں فرمانِ مصطفےٰ ؐ

ہر ایک پھول رشکِ گلزارِ خلد ہے
بے مثل ہے جہاں میں گلستانِ مصطفےٰ ؐ

ہر اشکِ غم میں تابشِ مہرِ منیر ہے
یہ سوزِ دل ہے شمعِ شبستانِ مصطفےٰ ؐ

نعتِ رسول ؐ ان کے کرم کی دلیل ہے
ورنہ کہاں یہ لفظ کہاں شانِ مصطفےٰ ؐ

محبوبِ کبریا کی ہیں معجز نمائیاں
حافظ غزل سرا ہے ثنا خوانِ مصطفےٰ ؐ

○

عالمِ ہست و بود کا مطلعِ حسنِ اوّلیں

غازۂ روئے کائنات تیرا جمالِ دلنشیں

حیف کہ اپنے گھر کا راز ہم پہ کبھی نہ کھل سکا

آنکھ سے ہے چھپا ہوا جو رگِ جاں سے ہے قریں

تجھ سے ہی منکشف ہوئی ہم پہ خدا کی ذاتِ پاک

اے ہمہ نورِ آگہی، اے ہمہ معنیٔ یقیں

دُھل گئیں سب سیاہیاں چھٹ گئیں ظلمتیں تمام

مرکزِ نور بن گئی خطّۂ پاک کی زمیں

تیرے ہی دم قدم سے ہے حسنِ چمن کی آبرو

تو ہے فروغِ گلستاں تو ہے جمال آفریں

حافظِ خستہ حال پر لطف و کرم کی اک نظر

حافظِ خستہ حال کا تیرے سوا کوئی نہیں

○

ذرّوں کو کیا ہمسرِ خورشیدِ جہاں تاب
ہر سنگِ سرِ رہ کو کیا گوہرِ نایاب
چمکے ہیں ترے نور سے کیا کیا خس و خاشاک
اے صاحبِؐ لولاک

ہے فخر تجھے فقر پہ اے شاہِؐ دو عالم
اے ختمِ رسلؐ، ہادیؐ دیں، خلقِ مجسّم
سرمہ ہے مری آنکھ کا طیبا کی حسیں خاک
اے صاحبِؐ لولاک

ہے نقشِ کفِ پا ترا تاروں کی جبیں پر
احسان تری ذات کا ہے ماہِ مبیں پر
تابندہ ترے نور سے ہے دامنِ افلاک
اے صاحبِؐ لولاک

تو رحمتِ عالم ہے دو عالم کی ضیا ہے
تو صاحبِ معراج ہے محبوبِؐ خدا ہے
کیا سمجھے گا رُتبہ ترا انسان کا اِدراک
اے صاحبِؐ لولاک

دنیا سے نشاں ظلم و تشدّد کا مٹایا
بیکس پہ کیا عظمت و اقبال کا سایا
ہیبت سے تری قیصر و کسریٰ کی قبا چاک
اے صاحبِؐ لولاک

حافظ پہ بھی اک لطف و عنایت کی نظر ہو
اے شاہِؐ اُمم دل تری یادوں کا نگر ہو
ہر لحظہ تری یاد میں آنکھیں رہیں نمناک
اے صاحبِؐ لولاک

○

سیدؐ المرسلیں، خاتمؐ الانبیا
بے سہاروں کا ہے اک تو ہی آسرا

مہر و مہتاب، پرتو ترے نور کا
وجہِ تزئین و تخلیقِ ارض و سما

ہجر میں جب تصوّر ترا آ گیا
دامنِ شوق میں کیا گلستاں کھِلا

آئی شہرِ مدینہ سے ٹھنڈی ہوا
درد جب دل میں تیرا مہکنے لگا

تو شفیعؐ الوریٰ ہے بروزِ جزا
اُمّتوں کو سہارا ترے نام کا

دل ترے نور سے آئنہ بن گیا
تجھ پہ شاہد مری دھڑکنوں کی صدا

اے حبیبؐ خدا، مصطفیٰؐ، مجتبیٰؐ
کیا کرے گا ثنا حافظِ بے نوا

○

بے مثل ہے وہ شاہِ شہاں جانِ مدینہ
کس سے ہو بیاں رتبۂ سلطانِ مدینہ

ایسا نہ کوئی شہر نہ ایسی کوئی بستی
ہے سب سے الگ سب سے جُدا شانِ مدینہ

ہر پھول یہاں روکشِ گلزارِ ارم ہے
صد روحِ معانی ہے گلستانِ مدینہ

ہے عکس اسی نور کا ہر دیدۂ تر میں
عالم پہ ہے پھیلا ہُوا فیضانِ مدینہ

سرکارؐ مجھے روضۂ اقدس پہ بلا لو
سرکارؐ بنا لو مجھے دربانِ مدینہ

رہتا نہیں کچھ فکر اسے روزِ جزا کا
ہو جائے جو وابستۂ دامانِ مدینہ

ہر آنکھ کو حسرت ہے کہ دیکھے ترا جلوا
ہر دل میں ہے مہکا ہُوا بستانِ مدینہ

حافظ بھی ہے اک چشمِ عنایت کا طلبگار
اے مہرِ عرب، ماہِ عجم، جانِ مدینہ

○

یوں دل میں جلوہ گر ہے محبّت حضورؐ کی
رگ رگ میں ایک لہر ہے دریائے نور کی

مقصود کچھ نہیں ہے تری دید کے سوا
جنّت کی آرزو ہے نہ حور و قصور کی

اب کون مجھ کو تیرے سوا راستہ دکھائے
منزل کٹھن ہے اور مسافت ہے دور کی

اس سمت بھی نگاہِ کرم اے شہِؐ امم
مل جائے میرے دل کو بھی نعمت سرور کی

دامن میں میرے صرف ندامت کے اشک تھے
آنکھوں میں آگئی ہے چمک کوہِ طور کی

ہر لحظہ بے قرار ہے جاں ذوقِ دید میں
کیا پوچھتے ہو بات دلِ ناصبور کی

حافظ کو فکرِ روزِ جزا ہو تو کس لیے
امّت کو ہے نصیب شفاعت حضورؐ کی

○

بیاں کیا کر سکے شانِ حبیبِ کبریا کوئی

کہاں ہے آپ سا، ایسا کہاں ہے دوسرا کوئی

زمانے بھر کو زینت آپ ہی کے دم قدم سے ہے

نہ پہلے آپ سے کوئی، نہ ثانی آپ کا کوئی

کلام ایسا کہ موجِ کوثر و تسنیم شرمائے

بیاں ایسا لطافت کی نہیں ہے انتہا کوئی

لگی ہیں آپ کی جانب نگاہیں ساری اُمّت کی

ہمیں کیا، ڈھونڈتا ہے گر کسی کا آسرا کوئی

ہر اک سائل کا دامن بھر گیا رحمت کے پھولوں سے

کہاں محروم اس بزمِ رسالت سے گیا کوئی

کبھی سوزِ دروں سے اور کبھی اشکِ مسلسل سے

رہے قائم محمدؐ مصطفےٰ سے سلسلا کوئی

○

انھی کی یاد دل میں ہے، انھی کی یاد لب پر ہے
بجز نعتِ محمدؐ اب نہیں لب پر صدا کوئی

دمِ آخر نظر کے سامنے ہو روضۂ اقدس
نہیں اس کے سوا اب میرے دل میں مدعا کوئی

دکھائی راہ سیدھی آپ نے گم کردہ راہوں کو
نہ ہادی آپ سا کوئی نہ رہبر آپ سا کوئی

عجب اندازِ دلکش ہے فقیرانِ مدینہ کا
کوئی خاموش فریادی ہے اور محوِ دعا کوئی

سوادِ صبح میں پرتو ہے ان کے رُوئے انور کا
جمالِ گلستاں میں ہے تبسّم کی ادا کوئی

وسیلہ ہو مری بخشش کا روزِ حشر اے حافظ
پسند آجائے آقاؐ کو جو مصرع نعت کا کوئی

○

تجھ پہ نازاں ہے شانِ یکتائی اے ہمہ حسن، جملہ زیبائی

ایک عالم پہ تیرے احساں ہیں ایک عالم ہے تیرا شیدائی

ذکر سے تیرے ہے جہاں روشن ہے ہر اک دل ترا تمنائی

حجلۂ جاں میں نور ہے تیرا حرمِ دل میں تیری زیبائی

تجھ سے قائم ہے آنسوؤں کا بھرم تجھ سے روشن ہے شامِ تنہائی

موجِ کوثر سے دھل گئی ہے زباں جب لبوں پر تری ثنا آئی

شکر صد شکر اب نظر میں ہے سبز گنبد کی جلوہ آرائی

تجھ کو لولاک کا ملا رتبہ تجھ سے بزمِ جہاں کی رعنائی

اس کے دربارِ قدس میں اک دن کاش میری بھی ہو پذیرائی

یہ مدینے کا فیض ہے حافظ

نغمہ و سوز و جادہ پیمائی

○

اے سیّدِ والا حشم، یک گوشۂ چشمِ کرم
اُمّی لقب، والا نسب، محبوبِ رب، نورِ حرم

کیسے کوئی دیکھے بھلا، نورِ مجسّم آپ کا
والشّمس ہے چہرہ ترا، واللّیل زلفِ خم بہ خم

سو رنگ میں بکھرے ہوئے ہیں سینکڑوں جلوے ترے
سوزِ سحر تیری عطا، تجھ سے منوّر شامِ غم

دامن میں گو کچھ بھی نہیں، لیکن ہے امّت کو یقیں
کام آئے گا روزِ جزا تیرا کرم تیرا کرم

تو خواجۂ کون و مکاں، تیرے زمین و آسماں
ہر سمت تیری گفتگو، ہے ذکر تیرا دمبدم

رحمت ہے تیری کُو بکُو، بخشش ہے تیری چار سُو
اس سمت بھی دستِ عطا، اس سمت بھی چشمِ کرم

اے چشمِ نم کی آبرو، سر تا قدم رحمت ہے تو
دامن ہے پھیلائے ہوئے حافظ ہے محتاجِ کرم

○

شادماں روح، قلب ہے سرشار

لب پہ ہے نعتِ سیّدِ ابرار

تو یتیموں کا ملجا و ماویٰ

تو غریبوں کا والی و غمخوار

تو ہے تسکینِ خاطرِ ناشاد

تو ہے ٹوٹے ہوئے دلوں کا قرار

لذّتِ سوز ہے عطا تیری

نغمۂ درد ہے تری مہکار

ہے کرم تیرا نالۂ سحری

ہے ترا لطف چشمِ گوہربار

ہے تری ذات رحمتِ عالم

خُلق سے تیرے زندگی کا نکھار

روکشِ خُلد آستاں تیرا
جس کے ذرّوں پہ مہر و ماہ نثار

جانِ عالم ہے جانِ ایماں ہے
شاہِؐ لولاک، احمدِؐ مختار

تو ہے دانندۂ حریمِ الٰہ
حاملِ وحیؔ، واقفِ اَسرار

تیری رحمت محیطِ عالم ہے
کس سے ہو تیری رحمتوں کا شمار

سرمۂ چشم خاکِ پا تیری
وجہِ کیف و سرور تیرا دیار

زلفِ مشکیں کی کھُل گئی جو شکن
ہوگئی کائنات عنبر بار

نور ہی نور چہرۂ اقدس
کیف ہی کیف نغمۂ گفتار

اے ہمہ لطف اے تمام کرم
اپنے حافظ پہ بھی نظر اک بار

○

جمیل و حسیں ہیں مدینے کی راہیں

ہر اک سمت مہکی ہوئی جلوہ گاہیں

مرے ساتھ ہے کاروانِ محبّت

کہیں گرم آنسو کہیں سرد آہیں

جہاں سے بھی گزرے ہیں محبوبِ عالم

وہیں شوق کی بن گئیں سجدہ گاہیں

یہ تیرا کرم ہے یہ رحمت ہے تیری

ملی ہیں جہاں، عاصیوں کو پناہیں

نگاہوں کی معراج وہ آستاں ہے

اسی آستاں پہ جھکی ہیں نگاہیں

ملا ان سے حافظ گدازِ دل و جاں

انھیں کیوں نہ مانیں انھیں کیوں نہ چاہیں

○

کرتے ہی نہیں شکوۂ آلام کبھی ہم

صد شکر ہیں وابستۂ دامانِ نبیؐ ہم

جب سے ہے ملا مدحتِ سرکارؐ کا منصب

ہیں موردِ الطافِ رسولِ عربیؐ ہم

ہے فخر کہ ہیں اس درِ اقدس کے بھکاری

ہے ناز کہ ہیں حلقہ بگوش اس کے سبھی ہم

ہے سامنے اب چشمۂ فیضانِ رسالت

سیراب ابھی ہوتے ہیں اے تشنہ لبی ہم

ہیں تیرے غلاموں کے شہنشاہ بھکاری

قربان ترے نام پہ ہوتے ہیں سبھی ہم

کچھ غم نہیں حافظؔ جو اندھیرا ہے مسلّط

دیکھیں گے ابھی مطلعِ انوار ابھی ہم

○

ہے موجبِ تسکیں درِ اقدس کی غلامی
کونین کی رحمت ہے وہی ذاتِ گرامی

مطلوبِ دو عالم ہے وہ مقصودِ نظر ہے
ایسا کوئی محبوب نہ ایسا کوئی نامی

ہر دل کی تسلّی ہے وہی رحمتِ عالم ﷺ
الفت کا علمدار، محبّت کا پیامی

لاچار کا آقا ہے، وہ بیکس کا مددگار
مجبور کا والی ہے، وہ مظلوم کا حامی

ہے حشر میں ہر ایک کو رحمت کا سہارا
ہیں ان کی شفاعت کے طلبگار تمامی

ہر ایک ہے محبوبِ ﷺ دو عالم کا ثنا خواں
رومیؒ ہو کہ اقبالؒ، ثنائیؒ ہو کہ جامیؒ

اس بارگہِ قدس کی وہ شان ہے حافظ
دیتے ہیں فرشتے بھی جہاں آ کے سلامی

○

جب تری بات چلی جب بھی ترا نام آیا
دل کو تسکین ملی درد کو آرام آیا

ظلمتِ شب کو اُجالے میں بدل ڈالا ہے
میرا رونا بھی شبِ ہجر بڑا کام آیا

ان کے میخانے سے ملتی ہیں مرادیں سب کو
کب کوئی تشنہ رہا کب کوئی ناکام آیا

سارے عالم کی فضا نور سے معمور ہوئی
جب وہ خورشیدِ جہاں تاب سرِ بام آیا

شکرِ ایزد کہ بلایا شہِ دیں نے حافظ
للہ الحمد کہ سرکارؐ کا پیغام آیا

○

خود کو حیرت سے دیکھتا ہوں میں — مجھ پہ کھلتا نہیں کہ کیا ہوں میں

ہیں شہنشاہ جس کے در کے فقیر — ایسے دربار کا گدا ہوں میں

اے ہمہ حسن، اے ہمہ خوبی — منتظر تیری دید کا ہوں میں

ہر نظر رہگزار میں گم ہے — راہ کعبے کی چل رہا ہوں میں

خاکِ طیبا مری نظر میں ہے — سوزِ پیہم سے آشنا ہوں میں

سامنے روضۂ منوّر ہے — بابِ رحمت پہ آ گیا ہوں میں

اک نظر اس طرف بھی شاہِ اُمم — اک نظر کو ترس گیا ہوں میں

ان کی رحمت کو دیکھ کر حافظؔ

اپنے دامن کو چومتا ہوں میں

○

دل میں حسرت ہے کہ دربارِ رسالت دیکھوں
دل کی دھڑکن کو سنوں، شوق کی حالت دیکھوں

اپنی آنکھوں سے وہ سرچشمۂ رحمت دیکھوں
ان کا الطاف وکرم، ان کی عنایت دیکھوں

میری رگ رگ میں سمایا ہے جو خوشبو بن کر
وہ گلِ سرسبزِ باغِ نبوّت دیکھوں

مجھ کو آجائیں مدینے کے در و بام نظر
میں بھی ہر گام پہ آئینۂ جنّت دیکھوں

ایک مدّت سے لیے بیٹھا ہوں میں داغِ فراق
وہ گھڑی آئے کہ میں وصل کی راحت دیکھوں

میری آنکھوں میں رہے وہ رُخِ زیبا حفظاؔ
روزِ محشر بھی وہی چشمۂ رحمت دیکھوں

○

نبیؐ مکرّم، شفیعِ معظّم، دو عالم کی رحمت حبیبؐ خدا ہیں

غریبوں کے حامی، یتیموں کے والی سراپا محبت حبیبؐ خدا ہیں

کوئی کیسے سمجھے کوئی کیسے جانے کہ وہ ذاتِؐ اطہر ہے محبوبِ باری

دو عالم میں ہے چشمۂ فیض جاری دو عالم کی رحمت حبیبؐ خدا ہیں

مرے اشکِ غم میں مری چشمِ نم میں انہی کا ہے پرتو انہی کا ہے جلوا

مرے دل کی دھڑکن میں وہ بس گئے ہیں نگاہوں کی جنت حبیبؐ خدا ہیں

مدینہ مہ و مہر کی سرزمیں ہے یہی سرزمیں رشکِ خلدِ بریں ہے

یہ ایماں کی زینت ہے روحِ یقیں ہے یہاں محوِ راحت حبیبؐ خدا ہیں

یہی ذاتِ اقدس ہے محبوبِ یزداں یہی ہادیٔ کلؐ یہی فخرِ انساں

خدا جن کی تخلیق پر آپ نازاں وہ شہکارِ فطرت حبیبؐ خدا ہیں

گدازِ دل و جاں بھی ان کا کرم ہے یہ اشکِ مسلسل بھی ہے فیض ان کا

ہیں قرباں جن پر دل و جانِ حافظ وہ تنویرِ رحمت حبیبؐ خدا ہیں

○

نگاہوں کو مدینے کی ہے حسرت یا رسولؐ اللہ
نظر آ جائے مجھ کو بابِ رحمت یا رسولؐ اللہ

قیامت خیز طوفاں میں کنارا مجھ کو مل جائے
سکوں کی مجھ کو بھی مل جائے نعمت یا رسولؐ اللہ

انہی اشکوں میں پوشیدہ ہے شرحِ آرزو میری
بہت ہے مختصر میری حکایت یا رسولؐ اللہ

خدا جانے سفر کے کس گھڑی اسباب بنتے ہیں
ترے روضے پہ ہے جانے کی نیت یا رسولؐ اللہ

مرے دامن میں بھی کھل جائے گلشن آرزوؤں کا
ادھر بھی گوشۂ چشمِ عنایت یا رسولؐ اللہ

گناہوں کے سوا کچھ بھی نہیں ہے میرے دامن میں
مری آنکھوں میں ہے اشکِ ندامت یا رسولؐ اللہ

گنہگارانِ امّت کا بجز تیرے نہیں کوئی
سہارا ہے ترا روزِ قیامت یا رسولؐ اللہ

لوائے الحمد کے نیچے جگہ مل جائے حافظ کو
عطا ہو سایۂ دامانِ رحمت یا رسولؐ اللہ

○

مدینے کی یہ سر زمیں اللہ اللہ

زمیں پر ہے خلدِ بریں اللہ اللہ

یہ روضہ ہے شمعِ رسالت کا روضہ

یہ روضہ ہے شمعِ یقیں اللہ اللہ

مدینے کی ہر صبح، صبحِ درخشاں

ہر اک شام، شامِ حسیں اللہ اللہ

یہ دربار ہے مہبطِ وحیِ قرآں

ہیں درباں روح الامیں اللہ اللہ

مری روح انوارِ رحمت میں گم ہے

مدینہ ہے دل کے قریں اللہ اللہ

دل و جاں ہیں قربان اک اک ادا پر

ہر اک بات ہے دلنشیں اللہ اللہ

نہ کوئی نبی اور آئے گا حافظ

وہ ہیں خاتم المرسلیں اللہ اللہ

○

مجھ کو تڑپاتی ہے فرقت شہِ بطحا تیری
دل کی خلوت میں ہے آباد تمنّا تیری

وہ گھڑی آئے کہ میں شہرِ مدینہ دیکھوں
کاش آجائے نظر حسن کی دنیا تیری

میرا ہر لفظ ہے فردوسِ معانی بکنار
میری باتوں میں ہے خوشبو شہِ والا تیری

اب ترا ذکر، ترا دھیان، تری یادیں ہیں
جو سکوں بخش ہے وہ ذات ہے تنہا تیری

کون ہے جس کو نہیں تیری لگن تیرا خیال
دل کے آئینے میں ہے صورتِ زیبا تیری

آج حافظ کی زباں پر ہے ثنائے خواجہؐ
یہ کرم تیرا ہے، یہ دین ہے، داتا تیری

○

تیری یاد دل سے اُجالا ہے رسولِ عربیؐ
میرا ہر سانس مہکتا ہے رسولِ عربیؐ

روکشِ خلدِ بریں دل جو بنا بیٹھا ہے
تیرے ہی درد کی دنیا ہے رسولِ عربیؐ

زندگی آپ کے روضے پہ بسر ہو میری
بس یہی ایک تمنّا ہے رسولِ عربیؐ

تیری ہی یاد سے ہوتا ہے اُجالا دل میں
وجہِ تسکیں ترا جلوا ہے رسولِ عربیؐ

ذکر تیرا ہے ہر اک دل کے لیے وجہِ سکوں
یاد تیری ہی مداوا ہے رسولِ عربیؐ

ان میں ہیں تیری محبّت کے فروزاں انوار
میرے آنسو مری دنیا ہے رسولِ عربیؐ

حافظِ خستہ بھی جلوے کا تمنّائی ہے
دید کو وہ بھی ترستا ہے رسولِ عربیؐ

○

یا رب ہو سفر میرا کبھی سوئے مدینہ
ہر وقت رہے پیشِ نظر کوئے مدینہ

ہیں اس پہ نقوشِ کفِ پائے شہِ والا
ہے کاہکشاں آئینۂ کوئے مدینہ

محبوب کے انوار ہر اک سمت نظر آئے
میری نگہِ شوق اٹھی سوئے مدینہ

آئینۂ احساس پہ ہو بارشِ انوار
اک بار نظر آئے اگر رُوئے مدینہ

حافظؔ گلِ امّید سے بھر جاتا ہے دامن
جب بادِ صبا لاتی ہے خوشبوئے مدینہ

○

ہیں ان کے ثناخواں ارض و سما سبحان اللہ سبحان اللہ

پڑھتا ہے خدا خود صلِّ علیٰ سبحان اللہ سبحان اللہ

ہیں رہبرِ دنیا، رہبرِ دیں، وہ آیۂ رحمت نورِ یقیں

بے مثل ہیں وہ محبوبِ خدا سبحان اللہ سبحان اللہ

وہ مظہرِ نورِ خدا ٹھہرے کونین میں ہیں ان کے جلوے

ہے شان ان کی لولاک لما سبحان اللہ سبحان اللہ

ہیں نبیوں کے سردار وہی ہیں عالم کے مختار وہی

سب کے مولا سب کے آقا سبحان اللہ سبحان اللہ

کیا شمس و قمر، کیا برگ و شجر، کیا حور و ملائک جنّ و بشر

نور ان کا سب میں جلوہ نما سبحان اللہ سبحان اللہ

ہیں سب سے مقدّس بعدِ خدا وہ رحمتِ عالم کیا کہنا

پڑھتے ہیں سبھی ان کا کلمہ سبحان اللہ سبحان اللہ

حافظ کے ہے لب پر ان کی ثنا یہ شانِ کرم یہ شانِ عطا

ذرّے کو ملا ہے کیا رتبہ سبحان اللہ سبحان اللہ

○

یارب ہو رسائی کبھی دربارِ نبیؐ میں
شاہنشہِؐ کونینؐ رسولؐ عربی میں

کس حسن سے رگ رگ میں مری جلوہ نما ہے
جو حسن گلوں میں ہے جو موجِ سحری میں

اللہ دکھائے مجھے دربارِ مدینہ
معراجِ محبّت ہے جو آشفتہ سری میں

بیتاب مرے دل میں ہے اک نغمۂ الفت
میں پیش کروں جاؤں جو دربارِ نبیؐ میں

تاباں ہے اسی نور سے ہر ذرّہ زمیں کا
وہ نور کہ ہے جلوہ نما تیرہ شبی میں

آتا ہے نظر عکس اسی موجِ کرم کا
آئینۂ اشعار میں آنکھوں کی نمی میں

اب چل کے رہو شہرِ طرب خیز میں حافظ
کیوں عمر گنواتے ہو عبث در بدری میں

○

جب بھی سنتا ہے تیرا نام کوئی
دل کو لیتا ہے تھام تھام کوئی

نام ہے شاہِ دیں کا لب پہ مرے
اب نہیں لب پہ اور نام کوئی

اے صبا ان سے جا کے یہ کہنا
اب نہیں نامہ و پیام کوئی

اب حضوری کی لذتیں ہیں مدام
خانۂ دل میں ہے مدام کوئی

جب میں نعتِ رسولؐ کہتا ہوں
مجھ سے ہوتا ہے ہم کلام کوئی

ساقیا اس طرف بھی چشمِ کرم
ساقیا اس طرف بھی جام کوئی

کاش اک بار ان کو پہنچا دے
حافظِ خستہ کا سلام کوئی

○

اس طرف بھی نگاہِ کرم ہو ذرا، اے رسولِ خدا سرورِ انبیا

غم کے ماروں کا ہے کون تیرے سوا، اے رسولِ خدا سرورِ انبیا

دل میں یادوں کی قندیل روشن رہے جگمگاتے رہیں آنسوؤں کے دیے

لطف یونہی رہے سوز کا درد کا، اے رسولِ خدا سرورِ انبیا

تو ہے مہرِ عرب، تو ہے ماہِ عجم تو ہے محبوبِ رب تو ہے شمعِ حرم

نور سے تیرے ہر اک نے پائی جلا، اے رسولِ خدا سرورِ انبیا

تو ہے مقصودِ جاں تو ہے محبوبِ جاں تجھ سے روشن ہوئی شمعِ سوزِ نہاں

جگمگاتی رہے یونہی شمعِ وفا، اے رسولِ خدا سرورِ انبیا

رات دن ہو زباں پر ترا ذکر ہی تیری ہی یاد میں ہو بسر زندگی

لب پہ جاری رہے وردِ صلِ علیٰ، اے رسولِ خدا سرورِ انبیا

بے نواؤں کا غمخوار تو ہی تو ہے، بے کسوں کا مددگار تو ہی تو ہے

بے سہاروں کا کوئی نہیں آسرا، اے رسولِ خدا سرورِ انبیا

تیرا حافظ بھی حاضر ہے دربار میں مرکزِ لطف میں فیض آثار میں

ایک موجِ کرم ایک موجِ عطا، اے رسولِ خدا سرورِ انبیا

○

دل کی دھڑکن میں نام تیرا ہے — ذکر ہر صبح و شام تیرا ہے

وجۂ تخلیقِ کائنات ہے تو — کتنا افضل مقام تیرا ہے

اتنا شیریں کہاں کلام کوئی — جتنا شیریں کلام تیرا ہے

تیری رحمت محیطِ عالم ہے — ہر جگہ فیضِ عام تیرا ہے

سب کے لب پر ہے نعت کا ہدیہ — ہر زباں پر سلام تیرا ہے

عرشیوں کو بھی ناز ہے جس پر — راہ تیری مقام تیرا ہے

جس سے روشن ہے کائناتِ جمال — عکسِ حسنِ تمام تیرا ہے

میرا ہر سانس ہے مہک تیری — ذکر لب پر مدام تیرا ہے

کس قدر خوش نصیب ہے حافظ

ایک ادنیٰ غلام تیرا ہے

○

ہے خالقِ کونین ثنا خوانِ محمدؐ
کرتا ہے بیاں آپ خدا شانِ محمدؐ

پھر گرمئ محشر کا اسے خوف ہی کیا ہے
مل جائے جسے سایۂ دامانِ محمدؐ

مطلوب وہی ہے مرا مقصود وہی ہے
جو دل میں ہے ارماں، ہے ارمانِ محمدؐ

خوشبو سے کیا جس نے زمانے کو معطر
وہ گلشنِ خوبی ہے گلستانِ محمدؐ

سیراب زمانے کو کیا جس کے کرم نے
لاریب ہے وہ چشمۂ فیضانِ محمدؐ

کس شان سے کہتے تھے ملائک سے یہ جبریلؑ
یہ مجھ کو شرف ہے کہ ہوں دربانِ محمدؐ

حافظ کو نہ کیوں ناز ہو تقدیر پہ اپنی
ہے خاکِ کفِ پائے غلامانِ محمدؐ

○

خوشا نصیب کہ ہے سامنے دیارِ حبیبؐ
ہزار جاں بھی اگر ہو، کروں نثارِ حبیبؐ

زہے کرم کہ درِ مصطفٰےؐ پہ آ پہنچا
خوشا نصیب ہُوا ختم انتظارِ حبیبؐ

عطا ہُوا ہے مجھے نغمۂ بہار افروز
کہ دھڑکنیں ہیں مرے دل کی پردہ دارِ حبیبؐ

یہ واردات ہیں آئینہ دارِ جذبِ دروں
کہ میری سوزشِ پنہاں ہے رازدارِ حبیبؐ

ہے کائنات معطّر اسی کی خوشبو سے
مہک رہا ہے جو طیبہ میں لالہ زارِ حبیبؐ

ہے ذرّے ذرّے میں صد دلکشی و رعنائی
مثالِ ماہ چمکتی ہے رہگزارِ حبیبؐ

نظر نظر میں ہے پرتو اسی کے جلووں کا
ہے مری نعت کا ہر شعر نغمہ بارِ حبیبؐ

ہیں ان کی لطف کی معجز نمائیاں ورنہ
کہاں یہ حافظِ عاصی کہاں دیارِ حبیبؐ

○

لب پر ہے ورد شام و سحر لا الٰہ کا

ہے یہ کرم جنابِ رسالت پناہ کا

ان پر ہیں آشکار مری وارداتِ دل

وہ جانتے ہیں حال سکوتِ نگاہ کا

ان کے کرم سے نعمتِ سوزِ دروں ملی

اک عمر کا سرور ہوا رشتہ چاہ کا

لے چل مجھے بھی جانبِ طیبا ہوائے شوق

میں بھی ہوں ایک ذرّہ اسی گردِ راہ کا

ہو جس کے سر پہ سایۂ دامانِ مصطفیٰ ؐ

اس کو ہو فکر کس لیے فردِ سیاہ کا

جلوے ترے فروغِ رخِ جبرئیلؑ ہیں

کیسے بیاں ہو وصف تری جلوہ گاہ کا

حافظ کو کیوں نہ اپنے مقدّر پہ ناز ہو

لطفِ نگاہ اس پہ ہے عالم پناہ کا

○

لب پر ہے مرے نغمۂ دربارِ مدینہ

دل میں ہے مرے حسرتِ دیدارِ مدینہ

ہے نازِ غلامی پہ سلاطینِ جہاں کو

کس شان کا دربار ہے دربارِ مدینہ

ہے روحِ دو عالم میں مہک ہر گلِ تر کی

صد رشکِ فردوس ہے گلزارِ مدینہ

اس خاک کا ہر ذرّہ ہے خورشید بداماں

رہتے ہیں جہاں احمدِ مختارِ مدینہ

جو راحتِ جاں، نورِ نظر، وجہِ سکوں ہیں

سرکارؐ مدینہ ہیں وہ سرکارِؐ مدینہ

محبوبِ دو عالم کا یہ اندازِ کرم ہے

ہر شعر ہے آئینۂ انوارِ مدینہ

حافظ کو ہے مدّت سے حضوری کی تمنّا

اللہ دکھائے اسے دربارِ مدینہ

○

خاکِ رہِ مدینہ بنوں جابجا پھروں

میں بھی دیارِ شوق میں مثلِ صبا پھروں

کیوں تیرے در کو چھوڑ کے جاؤں کسی طرف

کیوں آستانِ غیر پہ میں بے نوا پھروں

ہو بے نیازِ رنج و الم سے مری حیات

دامن کے ساتھ ساتھ اگر میں لگا پھروں

جب شاہِ انبیا کی غلامی کا ہے شرف

کیوں شاہِ انبیا سے میں ہو کر جُدا پھروں

سرکار! آرزو ہے یہیں عمر ہو تمام

در پر بلا لیا ہے تو اب در سے کیا پھروں

حافظ رہِ حبیب کے ذرّوں کے ساتھ ساتھ

اے کاش بن کے موجِ تمنّا اُڑا پھروں

○

یارب دکھا دے صورتِ زیبا حضورؐ کی
اشکوں میں ڈھل گئی ہے تمنا حضورؐ کی

ہر لحظہ ایک لطف ہے ہر لمحہ اک سرور
مجھ پر نوازشات ہیں کیا کیا حضورؐ کی

دونوں جہاں کا آپ کو سردار کر دیا
عقبیٰ حضورؐ کی ہے یہ دنیا حضورؐ کی

دامن میں اس نے گوہرِ مقصود بھر لیے
مجلس میں ایک بار جو آیا حضورؐ کی

جس نے بھلا دیا ہے غمِ زندگی ہمیں
ہے یاد نغمہ بار و دل آرا حضورؐ کی

بعد از خدا ہے جس سے امیدِ کرم ہمیں
وہ ایک ذاتِ پاک ہے تنہا حضورؐ کی

بچ جائے گا وہ آتشِ دوزخ سے حشر میں
جو بھی کرے گا یاد ہمیشہ حضورؐ کی

ہر آن ان کا ذکر ہے ہر لحظہ ان کی یاد
حافظؔ کو بس ہے درد کی دنیا حضورؐ کی

○

لبوں پر اس طرح شانِ خدا کا ذکر ہوتا ہے
دلوں کی دھڑکنوں میں مصطفےٰ کا ذکر ہوتا ہے

پڑھو نعتِ نبی بھیجو درود اس ذاتِ اقدس پر
حبیبِ کبریا کا مجتبےٰ کا ذکر ہوتا ہے

پرے باندھے اُترتے ہیں فرشتے عرشِ اعظم سے
جہاں ختمِ رسل، خیر الوریٰ کا ذکر ہوتا ہے

فرشتے بیخودی میں ان لبوں کو چوم لیتے ہیں
وہ لب جن پر محمد مصطفےٰ کا ذکر ہوتا ہے

اسی کو اہلِ دل گنجینۂ عرفاں سمجھتے ہیں
وہ دل جس میں حبیبِ کبریا کا ذکر ہوتا ہے

اسی کے ذکر سے تاباں ہے رنگِ عالمِ امکاں
بہر عنواں اسی نورِ ھدیٰ کا ذکر ہوتا ہے

چراغاں بزمِ ہستی آج تک ہے، جس کی برکت سے
اسی نورِ ازل بدرُ الدّجیٰ کا ذکر ہوتا ہے

مرا انداز کیا ہے اور میرا کیا بیاں حافظ
خدا کی بزم میں شمس الضّحیٰ کا ذکر ہوتا ہے

○

ہے سب کو جس کی دید کا ارماں تمھی تو ہو
سرمایۂ سرورِ دل و جاں تمھی تو ہو

ہے عاصیوں کو جس کی شفاعت کا آسرا
وہ شاہِ انبیا شہِ خوباں تمھی تو ہو

جس نے وقارِ عظمتِ انساں بڑھا دیا
انسانیت کے درد کا درماں تمھی تو ہو

تیرا کرم کہ تو نے خدا سے ملا دیا
در اصل میرا دیں مرا ایماں تمھی تو ہو

ہے تیری ذاتِ پاک سے آرائشِ حیات
عالم ہے جس کے نام پہ نازاں تمھی تو ہو

ہوتا ہے تیری یاد سے دل کو سکوں نصیب
وجہِ سکونِ قلبِ پریشاں تمہی تو ہو

اک چشمِ التفات ادھر بھی شہِ اُمم
قسمت کے غمگسار و نگہباں تمہی تو ہو

سرمایۂ حیات ہے تیرا ہی ذکرِ پاک
حافظ رہا ہے جس کا ثنا خواں تمہی تو ہو

O

ہے ورد جن کے لب پہ درود و سلام کا
ان کو نصیب قرب ہے خیر الانام کا

روشن ترے جمال سے صبحِ ازل ہوئی
تابندہ تیرے نور سے دامن ہے شام کا

عالم تمام روزِ ازل سے تھا منتظر
سردارِ انبیائے عالی مقام کا

بیکار ہے وہ آنکھ نہیں جس میں تیرا نور
صہبا سے اور رنگ نکھرتا ہے جام کا

تیرا کرم ہے سوز و گدازِ حیات بھی
سینہ مرا خزینہ ہے کیفِ دوام کا

تیرے ہر ایک لفظ پہ ہیں جان و دل نثار
اعجازِ خاص ہے ترے حسنِ کلام کا

حافظ وہی تو ایک ہیں محبوبِ کائنات
لوح و قلم سے پوچھ ادب ان کے نام کا

جس رحمتِ عالمؐ کا ہے احسان جہاں پر
صد شکر کہ ہے اس کی ثنا میری زباں پر

بلوایا ہے محبوبؐ کو خالق نے وہاں پر
جل جاتے ہیں جبریلِ امینؑ کے بھی جہاں پر

آقاؐ مجھے اب دامنِ رحمت میں چھپا لو
سرکارؐ بہت دُور سے آیا ہوں یہاں پر

ہے نور ترا موجبِ تزئینِ دو عالم
احسان تری ذات کا ہے کون و مکاں پر

ایمان تری ذات پہ لایا ہے زمانہ
ایمان کی بنیاد نہیں وہم و گماں پر

ملتا نہیں بے سوز کبھی کیفِ مسلسل
انوار کی بارش ہے مرے قلبِ تپاں پر

حافظ بھی ہے پھیلائے ہوئے دامنِ اُمید
اے ابرِ کرم ، چشمِ کرم سوختہ جاں پر

○

غمگسارِ جہاں، خاتم الانبیا، اے رسولِ خدا، اے حبیبِ خدا

بیکسوں کا نہیں کوئی تیرے سوا اے رسولِ خدا، اے حبیبِ خدا

ہے گدا تیرا دل و جاں بھی تیرا کرم تیرا ہی لطف سے آنکھ ہے میری نم

کس زباں سے کروں شکر تیرا ادا اے رسولِ خدا، اے حبیبِ خدا

دل کو تسکیں ملی، روح کو تازگی، آئی تاریکیوں میں نظر روشنی

نام جب بھی لبوں پر ترا آ گیا اے رسولِ خدا، اے حبیبِ خدا

چشمِ تر لے کے آیا ہوں دربار میں دھڑکنیں ندرہیں تیری سرکار میں

نعت کہنے کا مجھ کو سلیقہ سکھا اے رسولِ خدا، اے حبیبِ خدا

اپنے روضے پہ آقا بلا لو مجھے اپنے در کا بھکاری بنا لو مجھے

میرا تیرے سوا کون ہے آسرا اے رسولِ خدا، اے حبیبِ خدا

حافظِ خستہ جاں پر نگاہِ کرم تو ہے ختمِ رسل تو ہے شاہِ امم

اپنی یادوں کی اس دل میں جنت بسا اے رسولِ خدا، اے حبیبِ خدا

○

مایوسیوں میں دل کا سہارا بنا ہُوا
ہے ذکر تیرا درد کا چارا بنا ہُوا

شامِ فراق کس کو یہ تابندگی ملی
ہر اشکِ غم ہے صبح کا تارا بنا ہُوا

اس کے کرم کی بات ہے اب موج موج میں
ہر سمت دیکھتا ہوں کنارا بنا ہُوا

ابرِ کرم! ادھر بھی ذرا بارشِ کرم
دل سوزِ عشق سے ہے شرارا بنا ہُوا

اس کی نظر میں کیسے جچے آستانِ غیر
روزِ ازل سے جو ہو تمھارا بنا ہُوا

رہ کر جدا حبیبِ خدا کے دیار سے
حافظ عجب ہے حال ہمارا بنا ہُوا

○

ہے وہ میدانِ قیامت میں بھی مہمانِ رسولؐ
اے خوشا حشر ہو جس کا تہِ دامانِ رسولؐ

دونوں عالم میں مہک اس کے ہر اک پھول کی ہے
روحِ کونین ہے در اصل گلستانِ رسولؐ

ہے جہاں مہرِ رسالت کی ضیا سے روشن
چشمۂ حسن ہے آئینۂ فیضانِ رسولؐ

ان کے در پہ ہیں سلاطینِ زمانہ بھی فقیر
مرحبا عظمت و اقبالِ گدایانِ رسولؐ

درِ اقدس کا ہے جبریلِؑ امیں بھی خادم
اپنی عظمت کا پتہ دیتا ہے دربانِ رسولؐ

مجھ پہ بھی ایک عنایت کی نظر ہو یا رب
میں بھی ہوں خاکِ کفِ پائے غلامانِ رسولؐ

میرا ہر گام اُٹھے راہِ نبیؐ میں مولا
ہر عمل میرا رہے تابعِ فرمانِ رسولؐ

رحمتِ حق کا خزینہ ہے وہ سینہ حافظ
جس میں ہو یادِ نبیؐ، جس میں ہو ارمانِ رسولؐ

○

مجھ کو ہے آرزو مدینے کی — مجھ سے ہو گفتگو مدینے کی

جو مرے دل میں جلوہ فرما ہے — شکل ہے ہو بہو مدینے کی

سرورِ انبیا کی بستی ہے — مجھ کو آتی ہے بُو مدینے کی

کون سا پھول ہے نہیں جس میں — رنگ طیبہ کا بُو مدینے کی

میرے اشکوں میں جھلملاتی ہے — اک حسیں آرزو مدینے کی

آپ سے حرمتیں ہیں کعبہ کی — آپ سے آبرو مدینے کی

سب کو حسرت ہے تیرے روضے کی — گونج ہے کو بکو مدینے کی

ایک دیدار کی تمنّا میں — صد ہزار آرزو مدینے کی

جس طرف دیکھیے وہیں حافظ

ہے ضیا چار سُو مدینے کی

○

وہ اصلِ کن فکاں نورِ مجسم — محمد مصطفےٰ جانِ دو عالم

وہی تخلیق کا مقصود ٹھہرے — وہی ہیں باعثِ ایجادِ عالم

ملائک دست بستہ پیش سرکار — گدائے کوچہ شاہنشاہِ عالم

نگاہِ ناز سرمستِ تجلیٰ — صبا یک موجۂ گیسوئے پرُخم

وہی ہیں صاحبِ معراج لاریب — جبینِ عرش جن کے سامنے خم

وہی ہیں معنی و مفہومِ قرآں — وہی ہیں شارحِ آیاتِ محکم

ازل کا نور ہے ذاتِ گرامی — ابد کی روشنی وہ فخرِ آدم

خدا کے بعد ارفع ذکر ان کا — خدا کے بعد ہیں سب سے مکرّم

چھپا ہے ان کے دامانِ کرم میں
نہیں حافظ کو محشر کا کوئی غم

○

میرے لب پر شہِ دیں کا نام آ گیا
مرحبا جذبۂ شوق کام آ گیا

جگمگایا جہاں ظلمتیں مٹ گئیں
جب مدینے میں ماہِ تمام آ گیا

روح شاداں ہُوئی دل کو تسکیں ملی
جب لبوں پر محمدؐ کا نام آ گیا

داد دینے لگے سُن کے رُوح الامیںؑ
نعت میں ایک ایسا مقام آ گیا

مژدۂ جانفزا لائی بادِ صبا
اب حضوری کا مجھ کو پیام آ گیا

شکر صد شکر حافظ زباں پر مری
نغمہ بن کر درود و سلام آ گیا

○

ہیں انوارِ رحمت مدینے کی گلیاں
دل و جاں کی راحت مدینے کی گلیاں

یہاں پر چمکتے ہیں اشکوں کے گوہر
ہیں جانِ محبّت مدینے کی گلیاں

فرشتوں میں کل رات یہ گفتگو تھی
ہیں جنّت ہی جنّت مدینے کی گلیاں

تہی دامنوں کو بہارِ نظر ہیں
یہ گلزارِ رحمت مدینے کی گلیاں

بسے ہیں نگاہوں میں انوار ان کے
نگاہوں کی زینت مدینے کی گلیاں

حبیبِ خدا کی یہ گلیاں ہیں حافظ
خدا کی ہیں رحمت مدینے کی گلیاں

○

حبیبِؐ کبریا شانِ الٰہی

زمیں سے آسماں تک تیری شاہی

تو ہے ختمِؐ رسُل محبوبِؐ داور

کلامِ پاک دیتا ہے گواہی

ملی ہے آپ ہی کے آستاں سے

جو نعمت ہم نے مانگی ہم نے چاہی

اسے آباد کر اپنے کرم سے

بہت کچھ ہو چکی دل کی تباہی

ترے دربار کی عظمت سے لرزاں

شکوہِ خسروی و کجکلاہی

ترے ابرِ کرم سے دھل گئی ہے

بروزِ حشر فردِ رُو سیاہی

کرم کی اک نظر حافظ پہ للّٰہ

مدینے کا ہے وہ بھی ایک راہی

○

لب پر مدام ہو شہؐ طیبا کی گفتگو
تابندہ میرے دل میں رہے شمعِ آرزو

روشن ترے جمال سے ہے کائناتِ حسن
تاباں ہے تیرے نور سے دنیائے رنگ و بُو

ہے نقش تیرا نام جبینِ حیات پر
ہے گونج تیرے نام کی عالم میں چارسُو

ہے آرزو کہ نزع کے عالم میں اے خدا
نامِ حضورؐ لب پہ ہو روضہ ہو روبرو

نغمے کا نور، چاند کی ضو، نکہتِ چمن
حسنِ جہاں کی تیرے کرم سے ہے آبرو

تارِ رگِ حیات کا نغمہ ہے تیرا ذکر
میخانۂ حیات میں ہے تجھ سے ہاؤ ہو

حافظ نسیمِ صبحِ چمن دے گئی پیام
محبوبِؐ کبریا کا زمانے میں کو بکو

○

نورِ احمدؐ سے روشن ہیں دونوں جہاں دونوں عالم میں ہے زمزمہ نعت کا

قدسیوں کی زباں پر ہے شام و سحر ذکرِ محبوبؐ رب وردِ صلِّ علےٰ

درد کی لذّتوں میں ہیں وہ جلوہ گر ان کے جلووں سے رنگیں ہیں شام و سحر

میرے اشکوں کے ان پر نچھاور گہر بن گئے وہ مری دھڑکنوں کی صدا

ہے خبر ان کو میرے ہر اک حال کی ان کی یادوں سے شاداب ہے زندگی

کیوں قیامت کا مجھ کو ہو کھٹکا کوئی شافعِ حشر جب ہیں حبیبِؐ خدا

وہ ہیں خیر البشرؐ ہم ہیں خیر الامم اس سے بڑھ کر ہو کیا بخت کی یاوری

انبیاؑ کو بھی جس کی رہی آرزو ہم کو فضلِ خدا سے وہ رتبہ ملا

لب پہ آٹھوں پہر ذکر ان کا رہے ہو تصوّر میں ان کے بسر زندگی

ان کی یادوں سے جاں جگمگاتی رہے ہے یہی آرزو ہے یہی التجا

میرے دل میں ہیں یادوں کی زیبائیاں جن پہ قرباں بہاروں کی رعنائیاں

شعلۂ جاں میں بھی آپؐ کا نور ہے میرے اشکوں میں پرتو بھی ہے آپؐ کا

نعت کہنے کا مجھ کو تھا کب حوصلہ سخت دشوار تھا نعت کا مرحلہ

نعتِ احمدؐ کہاں اور حافظؔ کہاں ہے یہ ان کا کرم ہے یہ ان کی عطا

○

کنارے لگے زندگی کا سفینہ
کبھی میں جو دیکھوں دیارِ مدینہ

سلگتی رہے جاں فراقِ نبیؐ میں
کہ ہے عشق کی آبرو یہ قرینہ

عطا سوزِ جاں مجھ کو صدیقؓ سا ہو
ہو عشقِ پیمبرؐ سے لبریز سینہ

رہے نقش نامِ نبی میرے دل پر
الٰہی چمکتا رہے یہ نگینہ

یہ منزل کٹھن بھی ہے آسان بھی ہے
محبّت میں جس کو ہو جیسا قرینہ

نہیں پاس میرے عمل کوئی حافظ
مگر دیکھتا ہوں کرم کا خزینہ

O

کونین کے حبیبؐ امامِ پیمبراں
ہے بوسہ گاہِ عشق ترا سنگِ آستاں

چمکے ہیں اس کے ذرّوں میں کیا کیا مہ و نجوم
یہ سر زمینِ پاک ہے صد رشکِ آسماں

دامانِ دل میں لے کے چلا نالہ ہائے شوق
ہیں کس ادا سے جانبِ طیبہ ہوا رواں

کس کس مزے سے کاٹی ہیں راتیں فراق کی
کس کس ادا سے یاد نے لیں دل میں چٹکیاں

ہے تیری یاد نغمۂ فردوسِ آرزو
ہے تیرا ذکر وجہِ سرورِ متاعِ جاں

حافظ بھی باریابِ حریمِ جمال ہو
لے آئی اس کو سوزشِ پنہاں کشاں کشاں

○

دل میں جب رسولؐ دوسرا آتی ہے

باغِ فردوس کی طیبا سے ہوا آتی ہے

جس کے ہر لفظ پہ کہتے ہیں ملائک آمیں

تیرے دیوانے کو ایسی بھی دعا آتی ہے

دیکھیے لاتی ہے کیا بزمِ رسالت سے پیام

گنگناتی ہوئی طیبا سے گھٹا آتی ہے

میرے افکار کے آئینے میں ہے عکس ترا

دل دھڑکتا ہے تو رحمت کی صدا آتی ہے

تیری یادوں سے ہی کھلتے ہیں دعاؤں کے کنول

نور سے تیرے ہی سینے میں ضیا آتی ہے

گیسوئے احمدؐ مرسل کی مہک پاتا ہوں

نکہتِ گل لیے جب بادِ صبا آتی ہے

تجھ پہ حافظؔ ہے عجب رحمتِ شاہِؐ عربی

تیرے ہر سانس سے خوشبوئے وفا آتی ہے

○

مدینے کی بستی قریب آگئی ہے
کہ خوشبوئے کوئے حبیبؐ آگئی ہے

نگاہوں میں ہے سبز گنبد کا جلوا
دلوں میں بھی دھڑکن عجیب آگئی ہے

تڑپتے رہے عمر بھر جس کی خاطر
وہی ساعتِ خوش نصیب آگئی ہے

مدینہ ہے یہ طورِ سینا نہیں ہے
تجلّی دلوں کے قریب آگئی ہے

تری یاد نے مجھ کو تسکین بخشی
گھڑی جب بھی کوئی مہیب آگئی ہے

تصدق ہیں جس پہ دل و جانِ حافظ
وہ روضے کی جالی قریب آگئی ہے

○

ہم بیکسوں کا ملجا و ماویٰ حضورؐ ہیں
آئینۂ نشاطِ تمنّا حضورؐ ہیں

ہم نے کبھی کسی سے نہ رکھّی کوئی اُمید
جن پر ہے ناز ہم کو وہ تنہا حضورؐ ہیں

جن پر نثار کرّ و فرِ کیقباد و جسم
وہ تاجدار و والیٔ بطحا حضورؐ ہیں

کہہ دوں گا میں خدا سے بہ ہنگامِ بازپرس
والی حضورؐ ہیں مرے آقا حضورؐ ہیں

محبوبِ کبریا ہیں وہی خاتمِ رسل
جو رحمتِ خدا ہیں سراپا حضورؐ ہیں

ہے آپ ہی کی یاد سے روشن حریمِ جاں
آنکھوں کا نور، دل کا اُجالا حضورؐ ہیں

حافظؔ ملا ہے آپ کو معراج کا شرف
سب انبیاؑ سے افضل و اعلیٰ حضورؐ ہیں

○

تو ہی ہے باعثِ تسکینِ عالم یا رسول اللہ

اڑے گا حشر تک تیرا ہی پرچم یا رسول اللہ

کلام اللہ کی تفسیر ہر ارشاد ہے تیرا

عطا تجھ کو ہُوا ہے دینِ محکم یا رسول اللہ

شرف انسانیت کو جس نے بخشا ذات ہے تیری

تو ہے شمعِ ہدیٰ، خُلقِ مجسّم یا رسول اللہ

گنہگارانِ امّت پر ہو رحمت کی نظر آقا

کھڑے ہیں سر جھکے سب با دیدۂ نم یا رسول اللہ

تری سرکار ہے سرکارِ عالی یا نبیّ اللہ

ترا دربار ہے دربارِ اعظم یا رسول اللہ

ترے خدّام ہوں گے حشر کے دن تیرے سائے میں

ترے خدّام کو محشر کا کیا غم یا رسول اللہ

کرم تیرا ہے حافظؔ پر کہ ہے تیرا ثنا گستر

ترا احسان ہے محبوبِ عالم یا رسول اللہ

○

وہ شہر جس پہ رحمتِ یزداں ہے صبح و شام
میرا بھی اس دیارِ مقدّس میں ہو قیام

ہو جائے تیری یاد میں یہ زندگی تمام
دل میں ہو تیرا ذکر لبوں پہ ہو تیرا نام

شاہ و گدا ہیں چشمِ محبّت سے فیضیاب
ہے تیری بزم جس میں نہیں فرقِ خاص و عام

وہ کونسی زباں ہے کہ پڑھتی نہیں درود
وہ کون ہے کہ تجھ پہ نہیں بھیجتا سلام

ہے تیرا عشق جس سے بصیرت ملی مجھے
دنیا کا کوئی علم بھی آیا نہ میرے کام

دنیا کا اس کو فکر نہ عقبیٰ کا خوف ہے
اترا ہے جس کے دل میں ترا سرمدی پیام

وہ تیرا در ہے جس پہ بھکاری ہے اک جہاں
ہے تیرے آستانِ کرم کی صلائے عام

حافظ بھی چشمِ لطف و کرم سے ہے بہرہ‌ور
نسبت ہے کہ تیرے غلاموں کا ہے غلام

○

نغمہ ہے سرِ عرشِ بریں صلِّ علیٰ کا

ہے زمزمہ ہر سمت فرشتوں کی صدا کا

اب تیرے سوا اس میں کوئی نقش نہیں ہے

چمکا ہے ترے نور سے آئینہ وفا کا

ہے شمعِ گل و لالہ ترے نور سے روشن

ممنون ہر اک پھول ہے نقشِ کفِ پا کا

اس کو بھی کوئی روپ کوئی رنگ عطا ہو

مدّت سے ہے بے روح مری زیست کا خاکا

سرشارِ تجلّی ہے جو آیا ہے یہاں پر

ہے رنگ الگ سب سے ترے در کے گدا کا

حافظ تری ہر نعت ہے لبریزِ عقیدت

انعام ہے تجھ پر یہ رسولِ دوسرا کا

○

کس درجہ ہے پرکیف سماں اُن کی گلی میں
رہتی ہے فضا عطر فشاں ان کی گلی میں

جھکتا ہے فلک پاؤں میں تعظیم کی خاطر
ہر ذرّہ ہے عظمت کا نشاں ان کی گلی میں

دیکھا نہ کبھی ایسا سماں ہم نے کہیں بھی
فردوس کا رہتا ہے سماں ان کی گلی میں

سرکارؐ کی بستی پہ ہے انوار کی بارش
ہر گام ہے رحمت کا نشاں ان کی گلی میں

کچھ اور ہی عالم میں ہے جو کوئی وہاں ہے
ہے نالہ بلب قلب تپاں ان کی گلی میں

ہے یاد سے ہر سینہ محبّت کا خزینہ
رہتی ہے ثنا وردِ زباں ان کی گلی میں

الفاظ پرے باندھے چلے آتے ہیں خود ہی
ہوتا ہے غمِ دوست جواں ان کی گلی میں

لازم ہے ادب سرورِ کونین کے در پر
کیوں کوئی سُنے میری فغاں ان کی گلی میں

ہر اشک سُناتا ہے محبّت کی کہانی
ملتی ہے خموشی کو زباں ان کی گلی میں

حافظ کو بھی مل جائے اگر اذنِ حضوری
توصیف کرے ان کی بیاں ان کی گلی میں

○

دنیا کا کوئی فکر نہ عقبیٰ کا الم ہے

سرکارِ دو عالم کا یہ اندازِ کرم ہے

کچھ اپنا نشاں ملتا ہے سوزِ غمِ جاں سے

اک تیرے تصور سے دل و جاں کا بھرم ہے

ہر ایک کو ملتا ہے کہاں گوہرِ نایاب

صد شکر مری آنکھ ترے عشق میں نم ہے

جو موجبِ تسکیں ہے وہ ہے یاد تمھاری

جو جان سے پیارا ہے مجھے وہ ترا غم ہے

انوارِ الٰہی کا ہے آئینہ سراسر

کس شان سے اس دل پہ ترا نام رقم ہے

حافظ جو گلستانِ معانی کا ہے پیکر

وہ سیدِ ابرار کا ہر نقشِ قدم ہے

○

نور ہے جس کا گلشن گلشن — جس کی سخا ہے دامن دامن
وہ ہے جہاں میں رحمتِ عالم — صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

آیۂ حکمت مظہرِ قرآں — منزلِ عرفاں دولتِ ایماں
اس کو ملا ہے دینِ محکم — صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

رحمتِ حق اللہ کا پیارا — اس کے کرم کا سب کو سہارا
روزِ جزا ہے شافعِ اعظم — صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

امّت کا غمخوار وہی ہے — عالم کا سردار وہی ہے
ہادیٔ دوراں نورِ مجسّم — صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

ہم پہ ہے سایہ ابرِ کرم کا — نورِ دو عالم فخرِ امم کا
فخرِ امم کی امّت ہیں ہم — صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

○

ان کے کرم پہ حافظِ عاصی کو ناز ہے
دامن میں اس کے آج بہارِ حجاز ہے

اب دل کی دھڑکنوں میں بسی ہے اسی کی یاد
ہر تارِ جاں میں کیفیتِ سوز و ساز ہے

تجھ سے مجھے متاعِ دو عالم عطا ہوئی
جاں ذوق و شوقِ عشق سے یکسر گداز ہے

تیری طلب ہو جس میں وہ دل ہے حریمِ ذات
تیری طرف جھکے جو نظر سرفراز ہے

پہنچوں گا میں بھی روضۂ اقدس پہ ایک دن
ان کا درِ کرم ہے کہ جو سب پہ باز ہے

حافظ ہجومِ شوق میں کچھ سوجھتا نہیں
دل محوِ یاد، جان سراپا نیاز ہے

○

لب پر جو مرے نعتِ رسولؐ دوسرا ہے
الطاف ہے، انعام ہے، بخشش ہے، عطا ہے

کس درجہ سکوں بخش مدینے کی ہوا ہے
ہر لب پہ یہاں زمزمۂ صلّ علےٰ ہے

جب بھی کسی محفل میں ترا ذکر سُنا ہے
کیا کیا دلِ بیتاب کو آرام ملا ہے

وہ ذرّہ کہ ہے کوچۂ سرکارؐ میں تاباں
مہر و مہ و انجم سے فزوں اس کی ضیا ہے

ہر سانس مہکتا ہے بہ یادِ رخِ انور
فردوس کی خوشبو ہے کہ طیبا کی ہوا ہے

تُو سیدِ لولاکؐ ہے تو صاحبِ معراج

کونین میں تجھ سا کوئی ہوگا نہ ہُوا ہے

مقصود نہیں دولتِ دنیا مرے آقا

قربان ترے خواہشِ دل اس کے سوا ہے

حافظؔ پہ بھی اک چشمِ کرم رحمتِ عالمؐ

محتاجِ کرم دیر سے مصروفِ دعا ہے

○

بخشش نظر آئی مجھے رحمت نظر آئی

صد شکر ترے شہر کی صورت نظر آئی

آنکھوں کو میسّر ہیں مدینے کی فضائیں

اک عمر کے بعد آج یہ ساعت نظر آئی

پھیلائے ہُوئے دامنِ صد شوق گیا ہوں

جس در پہ تمہے در د کی دولت نظر آئی

وہ سینہ بنا رحمتِ یزداں کا خزینہ

وہ سینہ جہاں تیری محبّت نظر آئی

دیکھوں گا تری سمت ہی اے رحمتِ کامل

جس وقت مجھے صبحِ قیامت نظر آئی

پروانہ صفت بزمِ رسالت میں گیا ہے

جس شخص کو بھی شمعِ ہدایت نظر آئی

حافظؔ کو ملی جب سے ترے در کی غلامی

ہر سانس میں شامل اسے راحت نظر آئی

○

سوزِ دروں آنکھوں کی تری
تیرا کرم آشفتہ سری

عالی نسبی عرش مقام
امّی لقبی مُطّلبی

مجھ کو محشر کا کیا غم
شافعِ محشر میرا نبیؐ

عالم عالم جس کا نور
وہ ہے جمالِ مصطفویؐ

قریہ قریہ ان کی سخا
صلِّ علٰے مکّی مدنی

دریا دریا موجِ کرم
کوثر کوثر شانِ نبی

وہ ہے غلامِ ختمِ رسلؐ
حافظ ہے قسمت کا دھنی

○

نعتِ رسولؐ وردِ زباں صبح و شام ہے
لب پر درود ہے کبھی لب پر سلام ہے

ہر لحظہ گونجتا ہے زمانے میں تیرا نام
اک تیرا ذکرِ خیر ہے جس کو دوام ہے

جس کی نہیں مثال وہ ہے تیری ذاتِ پاک
جس کی نہیں نظیر وہ تیرا کلام ہے

پائی ہے کائنات نے سرمستیِ ازل
تیرے ہی دستِ پاک میں وحدت کا جام ہے

جو خاتمِ رسلؐ ہے جو محبوبِؐ کبریا
وہ ذاتِ پاک سیّدِؐ خیرالانام ہے

حافظؔ ہے تیرے نام کی نسبت سے بہرہ مند
صد شکر اس کا تیرے غلاموں میں نام ہے

○

زہے عظمت و احتشامِ محمدؐ | خدا خود ہوا ہمکلامِ محمدؐ
نگاہ و لب و گوش کی زندگی ہے | سکوں بخش کتنا ہے نامِ محمدؐ
ہر اک بزم میں ذکرِ خیرالبشر ہے | ہر اک دل میں ہے احترامِ محمدؐ
ہے دل کا سکوں آبرو چشمِ تر کی | حیات آفریں ہے کلامِ محمدؐ
کوئی ان کے رتبے کا محرم نہیں ہے | بلند اس قدر ہے مقامِ محمدؐ
یہی آرزو ہے یہی ہے تمنّا | کہ لب پر رہے میرے نامِ محمدؐ
کلامِ خدا کی ہیں آیات شاھد | پیامِ خدا ہے پیامِ محمدؐ
یہی فرش سے عرش تک زمزمہ ہے | درودِ محمدؐ، سلامِ محمدؐ
ہیں لب پر مرے ذاتِ اقدس کی باتیں | مرے دل کی دھڑکن میں نامِ محمدؐ
وہ ہیں لِیْ مَعَ اللہ کے مسند آرا | کہ ہے لامکاں میں قیامِ محمدؐ

رہے اس پہ بھی ابرِ رحمت کا سایا
کہ حافظ بھی ہے اک غلامِ محمدؐ

○

اے شہِ انبیا ہم پہ لطف و کرم

تو ہے فخرِ عرب تو ہے نازِ عجم

ترے در کی گدا ساری مخلوق ہے

تیری ہی سمت نظریں لگائے ہیں ہم

نور سے تیرے روشن زمانہ ہوا

چھٹ گئیں ظلمتیں مٹ گئے درد و غم

تیرے دربان ہیں جبرئیلِ امیں

اے قریشی لقب، سیدِ محتشم

تیرا ہر لفظ قرآں کی تفسیر ہے

ہے تری ذات آئینہ دارِ حرم

فیض سے تیرے ہم کو یہ رتبہ ملا

تو ہے خیر البشر ہم ہیں خیر الامم

حافظِ بے نوا کو بھی تسکیں ملے

ایک مدت سے ہے وقفِ رنج و الم

○

ہیں کیف سے معمور مدینے کی فضائیں
ہر سمت ہیں چھائی ہوئی رحمت کی گھٹائیں

آواز مری پہنچے گی اک روز وہاں تک
کام آئیں گی اک روز یہ آشفتہ نوائیں

مل جائے گا اک روز مجھے اذنِ حضوری
ہو جائیں گی مقبول یہ پر درد دعائیں

جز ان کے نہیں سنتا کوئی غم زدگاں کی
جز ان کے کسے درد کا احوال سنائیں

ان کے لیے یہ بات بڑی بات نہیں ہے
جس روز بھی جس وقت بھی خادم کو بلائیں

دل میں ہے مرے ذوقِ تمنائے مدینہ
ہیں لب پہ مرے حسرت و حرماں کی صدائیں

حافظ پہ بھی ہو چشمِ کرم سرورِ عالم ﷺ
اس پر بھی ذرا ڈال دو رحمت کی ردائیں

○

رونقِ کون و مکاں سیّدِ مکّی مدنی

وجہ تزئین جہاں سیّدِ مکّیؐ مدنی

اس جگہ جنّ و ملائک کی رسائی نہ ہوئی

آپ پہنچے ہیں جہاں سیّدِ مکّیؐ مدنی

آپ کو ختمِ رسالت کا ملا ہے رتبہ

اے حبیبؐ دو جہاں سیّدِ مکّیؐ مدنی

جب گرفتارِ پریشانیٔ ایّام ہوا

دل پکارا ہے وہاں سیّدِ مکّیؐ مدنی

آپ دوزخ سے چھڑائیں گے گنہگاروں کو

رحمتِ عالمیاں سیّدِ مکّیؐ مدنی

کیا کہیں آپ سے احوالِ غمِ جاں اپنا

آپ پر سب ہے عیاں سیّدِ مکّیؐ مدنی

آنکھ حافظ کی تری یاد میں نمناک رہے

محرمِ سوزِ نہاں سیّدِ مکّیؐ مدنی

○

بے نیازِ غمِ ایّام وہی ہوتے ہیں
وہ جو وابستۂ دامانِ نبیؐ ہوتے ہیں

ہے الگ سب سے ترے در کے فقیروں کا مزاج
فقر کے پردے میں یہ لوگ غنی ہوتے ہیں

جن پہ محبوبِ دو عالم کی نظر پڑ جائے
وہی خوش بخت زمانے کے ولی ہوتے ہیں

جن کو اس نورِ مجسّم سے ہوئی ہے نسبت
وہی قربانِ جمالِ مصطفویؐ ہوتے ہیں

حشر میں ہم سے جو پرسش ہوئی بولے جبریلؑ
یہ غلامانِ رسولِ عربیؐ ہوتے ہیں

جن پہ چھا جاتا ہے وہ ابرِ کرم اے حافظؔ
وہ گنہگار بھی قسمت کے دھنی ہوتے ہیں

○

ہر ذرّہ ترے نام کی عظمت کا امیں ہے
تو صاحبِ لولاک ہے تو سرورِ دیں ہے

فردوس بداماں ہیں مدینے کی بہاریں
حافظؔ یہ مدینے کی زمیں کتنی حسیں ہے

جس سے مہ و خورشید کی قندیل ہے روشن
لاریب ترا نورِ مبیں نورِ مبیں ہے

تو شافعِ محشر ہے تو سلطانِ دو عالم
ثانی ترا کونین کی محفل میں نہیں ہے

ہر لفظ ترا وحیِ الٰہی کی ہے تفسیر
دامن میں ترے دولتِ ایمان و یقیں ہے

صد شکر ملی سوز کو معراجِ محبت
صد شکر ترے در پہ عقیدت کی جبیں ہے

دوری میں بھی حافظؔ کو میسّر ہے حضوری
وہ جلوہ بہر رنگ دل و جاں کے قریں ہے

دل پر نزولِ رحمتِ پروردگار ہے

پیشِ نظر حبیبِ خداؐ کا دیار ہے

آنکھوں میں بس گیا ہے مرے روضۂ رسولؐ

اب ہر حسین نقش نگاہوں پہ بار ہے

کچھ کچھ نشانِ منزلِ طیبہ ملے تو ہیں

آنکھوں میں موجِ اشک ہے، دل بیقرار ہے

قسمت سے مل گیا ہے درِ مصطفیٰ مجھے

آئے جو بارگاہ میں وہ کامگار ہے

سب کی اسی طرف ہیں نگاہیں لگی ہوئیں

یہ آستاں ہے جس پہ زمانہ نثار ہے

وہ جن کے دستگیر ہوں ساحل پہ جا لگے

ان کے کرم کی حد ہے نہ کوئی شمار ہے

حافظ تمام عمر مدینے میں ہو بسر

اک سانس کا بھی کس کو یہاں اعتبار ہے

○

میری فغانِ آرزو و شوق کی منزلوں میں ہے
نغمۂ ذوق و جستجو تازہ ابھی دلوں میں ہے
عشق کا سوزِ نا تمام راہ کی مشکلوں میں ہے
ذکر ترے جمال کا پھر بھی تو قافلوں میں ہے

صَلِّ عَلٰی نَبِیِّنَا صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ

درد کی ابتدا ہے تو سوز کی انتہا ہے تُو
اے مری روحِ زندگی مجھ سے کہیں جُدا ہے تُو
تجھ سے نشاطِ درد ہے حاصلِ مدعا ہے تُو
کس سے بیاں ہو سکے کس سے کہوں کہ کیا ہے تُو

صَلِّ عَلٰی نَبِیِّنَا صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ

فرش سے تا بہ عرش ہے تیرے ہی نام کی صدا

تیرے درودِ پاک سے زمزمہ خواں ہوئی فضا

دل کا گداز تجھ سے ہے تجھ سے نگاہ کی ضیا

صَلِّ عَلٰی نَبِیِّنَا وردِ زباں رہے سدا

صَلِّ عَلٰی نَبِیِّنَا صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ

تیرے بغیرِ اذن کون بزم میں بار پا سکے

تیرا ہی ذکرِ خیر ہے جو غمِ جاں بھلا سکے

تیری ہی ذاتِ پاک ہے جو سرِ عرش جا سکے

جن پہ ہے تیرا لطفِ خاص ان کی زباں پہ آ سکے

صَلِّ عَلٰی نَبِیِّنَا صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ

یہ دلِ کم سواد ہے تیرے ہی دم سے محترم

تیرے ہی فیضِ خاص سے ہو گئی میری آنکھ نم

تیرے کرم کی بات ہے میری نوائے شامِ غم

میرے قلم سے اے کریم نعتِ رسولؐ ہو رقم

صَلِّ عَلٰی نَبِیِّنَا صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ

وجہِ سکونِ زندگی تیرا ہی پاک نام ہے

تجھ سے ہے صبح کی نمود تجھ سے فروغِ شام ہے

تیری ہی چشمِ لطف کا چشمۂ فیضِ عام ہے

حافظِ خستہ حال بھی ایک ترا غلام ہے

صلِّ علیٰ نبیّنا صلِّ علیٰ محمّدٍ

○

اس آستانۂ اقدس پہ ہم بھی جائیں گے
درِ حبیبؐ پہ ہم حالِ دل سُنائیں گے

ہر ایک شعر میں ہے کیف ان کی یادوں کا
یہ زادِ راہ قیامت میں لے کے جائیں گے

سلام ہم بھی پڑھیں گے وفورِ مستی میں
فرشتے کیف کے عالم میں جھوم جائیں گے

کبھی نگاہ سے چومیں گے آستانِ رسولؐ
خموش رہ کے کبھی داستاں سُنائیں گے

درِ حبیبؐ پہ جانا اگر نصیب ہُوا
درِ حبیبؐ سے ہم لوٹ کر نہ آئیں گے

یہ خاک وہ ہے جسے قدسیوں نے چوما ہے
اسی میں گوہرِ امید جگمگائیں گے

شعور و ہوش کا کیا کام ان کی راہوں میں
جنون و شوق کو ہم راہبر بنائیں گے

جس آستاں پہ فرشتے جبیں جھکاتے ہیں
اسی کو مرکزِ قلب و نظر بنائیں گے

حضورؐ کب درِ اقدس پہ حاضری ہو گی
حضورؐ حافظِ مسکیں کو کب بلائیں گے

○

ہر حسن میں ہر رنگ میں تو جلوہ نما ہے

مہر و مہ و انجم میں ترے رُخ کی ضیا ہے

تابندہ ترے نور سے ہے دامنِ ایماں

تو اصلِ کرم، روحِ یقیں، شمعِ ہُدیٰ ہے

اے حسنِ ازل، ختمِ رسل، نورِ مجسّم

تجھ سا کوئی دنیا میں نہ ہوگا نہ ہُوا ہے

چہرہ ترا والشّمس ہے واللّیل ہیں زلفیں

ہر شام و سحر میں ترے جلووں کی ادا ہے

تیری ہی طرف اُٹھتی ہیں مایوس نگاہیں

تو وجہِ سکوں، راحتِ دل، جانِ وفا ہے

بیتابیٔ جاں، سوزِ نہاں، دولتِ عرفاں

کیا کیا تری درگاہ سے انعام ملا ہے

حافظ تجھے کہتے ہیں ثنا خوانِ محمدؐ

یہ سیّدِ ابرار کی مدحت کا صلا ہے

○

ہے افضل سب سے تیرا آستانہ
سراسر نور ہے تیرا گھرانا

چھپا لینا ہمیں دامن میں اپنے
ہمارے داغِ عصیاں پر نہ جانا

کوئی حیلہ مری بخشش کا ہو جائے
کوئی رحمت کو مل جائے بہانہ

ہو دل میں حضرتِ اقبالؒ سا عشق
محمدؐ مصطفےٰؐ سے والہانہ

دلوں کی بستیاں آباد کر دے
تجھے مشکل نہیں ان کا بسانا

پریشاں ہجر میں ہے تیرا حافظ
اسے بھی اپنے روضے پر بلانا

○

اندازِ بیاں میرا سخنور کوئی دیکھے

جو لب پہ مرے نعت ہے، سُن کر کوئی دیکھے

یہ اس کا کرم، اس کی سخا، اس کی عطا ہے

عاصی پہ ہے جو لطفِ پیمبرؐ کوئی دیکھے

کس طرح سے دیکھے کوئی وہ نورِ مجسّم

جس جلوے کی حسرت ہے، وہ کیونکر کوئی دیکھے

اس رحمتِ عالمؐ سے ہے آرائشِ عالم

وہ رحمتِ عالم ہے سراسر کوئی دیکھے

ہے معرفتِ ذات کا آئینہ سراپا

ہے مظہرِ حق چہرۂ انور کوئی دیکھے

اب دل کے دھڑکنے میں صدا سنتا ہوں اس کی

وہ نامِ حسیں ثبت ہے دل پر کوئی دیکھے

ہر شعر میں اک ربط ہے محبوبِ خداؐ سے

حافظ مرے اشعار کو پڑھ کر کوئی دیکھے

○

پھولوں میں نہاں خوشبو تیری خورشید میں جلوا تیرا ہے

جو حسن ہے پنہاں تیرا ہے، جو رنگ ہے پیدا تیرا ہے

ہے ارض و سما میں نور ترا ہر ذرّے میں ہے ظہور ترا

جو نقشِ حسیں دیکھا میں نے اس نقش میں جلوا تیرا ہے

الفت کے ترانے ہونٹوں پر رحمت کا گلستاں دامن میں

قرباں ترے محبوبِ خداؐ اخلاق نرالا تیرا ہے

دل تیرے نور سے زندہ ہے پرسوز ہے جاں تیرے دم سے

دِل میں ہے ذکرِ خیر ترا ہر لب پہ ترانا تیرا ہے

تو حشر میں شافعِ اعظمؐ ہے سب تیرے کرم کے ہیں طالب

محشر کے کڑے ہنگامے میں امّت کو سہارا تیرا ہے

اس کو بھی دکھا جلوا اپنا اس کو بھی بنا شیدا اپنا

اے مہرِ عربؐ، اے ماہِ عجمؐ حافظ بھی تو بندا تیرا ہے

○

گدائے کوچۂ محبوبِ کبریا ہوں میں
نیاز و شوق کی منزل سے آشنا ہوں میں

نفس نفس ہے درخشاں بیادِ روئے حبیب
مثالِ ماہِ منوّر چمک رہا ہوں میں

عجیب کیفِ مسلسل میں عمر کٹتی ہے
زہے نصیب کہ دیوانہ آپ کا ہوں میں

ترا کرم کہ دیا ہے گدازِ جاں تو نے
ترے ہی پرتوِ رنگیں کی اک ادا ہوں میں

کہاں کہاں نہ تری یاد میں خیال گیا
تمام عالمِ امکاں پہ چھا گیا ہوں میں

ترے جمال سے روشن ہوا دلِ حافظ
ترا ہی رنگ ترا عکس ہوں صدا ہوں میں

○

محبوبِ خدا تجھ سا زمانے میں کہاں ہے
ہر چشمِ طلب تیری ہی جانب نگراں ہے

تو صاحبِ لولاک ہے تو زینتِ کونین
دنیائے حسیں تری سخاوت کا نشاں ہے

حاصل نہ ہوئی عقل کو معراج کی دولت
جو شعلۂ ادراک ہے اس رہ میں دھواں ہے

تو معرفتِ حق کا ہے سرچشمۂ اوّل
تو گنجِ گرانمایۂ اسرارِ نہاں ہے

جس سے تری یادوں کے دریچے ہیں فروزاں
وہ شعلۂ تابندہ مرے رخ سے عیاں ہے

حوریں بھی ہیں قربان ملائک بھی فدا ہیں
کس درجہ طرب خیز مدینے کا سماں ہے

حافظ کو بھی اس درد کی لذّت ہے نوازیں
وہ درد کہ جو قسمتِ صاحب نظراں ہے

○

نورِ ازل تمھی تو ہو، شانِ خدا تمھی تو ہو
جس پہ خدا ہے خود فدا اصلِ علیٰ تمھی تو ہو

جانِ حزیں میں کون ہے زمزمہ سنج و نغمہ ریز
جلوہ نما تمھی تو ہو، نغمہ سرا تمھی تو ہو

عالمِ ہست و بود کا مطلعِ اوّلیں ہو تم
حسنِ رخِ جہاں کی ہے جس سے ضیا تمھی تو ہو

تم سے ہے نورِ آگہی، تم سے شعورِ زندگی
روحِ یقیں تمھی تو ہو، جانِ وفا تمھی تو ہو

واقفِ سوز و سازِ جاں نغمۂ روحِ قدسیاں
محرمِ سرِّ لامکاں کون ہُوا تمھی تو ہو

میری نوائے درد میں کیف تمھاری یاد سے
نغمۂ دل نواز کی شانِ ادا تمھی تو ہو

حافظِ بے نوا کہاں اور تری ثنا کہاں
اس پہ ہے جس کا لطفِ خاص جس کی عطا تمھی تو ہو

○

گر کوچۂ محبوب میں جینا ہو تو ہے بات

اب رُوئے سفر سُوئے مدینہ ہو تو ہے بات

ہو جائے ہمیں گنبدِ خضرا کی زیارت

ساحل کی طرف اپنا سفینہ ہو تو ہے بات

ہر وقت مرے لب پہ رہے، نعتِ پیمبرؐ

قسمت میں اگر ایسا خزینہ ہو تو ہے بات

ہر ایک کو ملتی ہے کہاں دولتِ نایاب

سینہ ہی محبّت کا دفینہ ہو تو ہے بات

انداز مجھے نعت کے کہنے کا عطا ہو

کچھ بات کے کرنے کا قرینہ ہو تو ہے بات

اس شان کی توبہ ہو کہ رحمت بھی اُٹھے جھُوم

ماتھے پہ ندامت کا پسینہ ہو تو ہے بات

حسرت ہے کہ اب رُوضۂ اقدس پہ کٹے عمر

حافظ وہیں مرنا وہیں جینا ہو تو ہے بات

ہے تجھ سے دونوں عالم کا اُجالا

جمالِ دو جہاں ہے رُوئے زیبا

مرے اشکِ رواں میں جلوہ گر ہے

وہ محبوبِ خدا، محبوبِ دُنیا

ملائک کے لبوں پر زمزمہ ہے

سرِ عرشِ بریں صلِّ علےٰ کا

نظر محوِ طوافِ سبز گنبد

دلوں کی زندگی دربار تیرا

مدینہ رشکِ صد خلدِ بریں ہے

زمینِ پاک ہمدوشِ ثریّا

ترا نقشِ قدم قندیلِ ہستی

ہے روحِ زندگی ہر لفظ تیرا

ہے حافظ بھی ترے در کا بھکاری

ادھر بھی اک نگاہِ لطف آقا

○

کبھی ساحلِ طلب پر لگے زیست کا سفینہ
کبھی سامنے ہو مکّہ کبھی سامنے مدینہ

دو جہاں ہوئے معطّر تری زلفِ عنبریں سے
رگِ گُل میں بس گیا ہے جو بہا کبھی پسینہ

مرے ہر طرف ہے ظلمت مرے ہر طرف اندھیرا
مرے دل میں بھی ہو روشن تری یاد کا نگینہ

تو حبیبِ کبریا ہے تو امامِ انبیا ہے
ہے ہر ایک دل میں پنہاں ترے درد کا خزینہ

میں ہوں اور غم کا طوفاں میں ہوں اور بحرِ ظلمت
میں بھنور میں پھنس گیا ہوں مرا پار ہو سفینہ

پڑھے نعت پیشِ حضرتؐ کرے عرضِ حال حافظ
ہو عطا اسے یہ رتبہ ہو نصیب یہ قرینہ

○

جاں کے ہر پردے میں ہے سوزِ نوائے مصطفیٰ

آبروئے عالمِ امکاں فدائے مصطفیٰ

گلستاں کی زیب و زینت، لالہ و گُل کی بہار

کیا چمن آرائے ہستی ہے ضیائے مصطفیٰ

ہم گنہگارانِ اُمت کا وہی ہیں آسرا

مغفرت بن جائے گی سر پہ ردائے مصطفیٰ

جاں وہی جاں ہے کہ ہو آئینہ دارِ نورِ حق

دل وہی دل ہے کہ ہو درد آشنائے مصطفیٰ

بھیجتا ہے خالقِ ارض و سما ان پر درود

ہے زبانِ قدسیاں مدحت سرائے مصطفیٰ

ان کا ہر اک لفظ ہے سرمایۂ دنیا و دیں

نغمۂ روحِ دو عالم ہے صدائے مصطفیٰ

سینکڑوں عالم ہیں قرباں ان کی ذاتِ پاک پر

سینکڑوں عالم ہیں حافظ زیرِ پائے مصطفیٰ

○

میرے ارمانوں کی بستی ہے مدینہ میرا
ساحلِ شوق پہ رہتا ہے سفینہ میرا

یہ تعلّق ہے بڑی چیز بڑی نعمت ہے
ذکرِ سرکارؐ سے پُرنور ہے سینہ میرا

رحمتِ حق مجھے ڈھانپے گی اگر دیکھے گی
حشر کے روز ندامت کا پسینہ میرا

خوش نصیب آپ کے دربار میں جا پہنچے ہیں
کام آیا نہ مرے کوئی قرینہ میرا

دل کی بستی پہ نہ پھیلی ترے جلووں کی ضیا
کتنا بے سُود ہُوا عمر کا جینا میرا

کیوں مجھے گردشِ ایّام کا غم ہو حافظؔ
شاہِ طیبہؐ ہے مرا شہرِ مدینہ میرا

○

نورِ دنیا و دیں سرورِ انس و جاں

خاتم المرسلینؐ نازشِ قدسیاں

ایک ذرّے کو نسبت ہو کیا مہر سے

ایک ذرّہ کہاں مہرِ تاباں کہاں

روزِ محشر مجھے دے گئی ہیں سکوں

ہجر کی تلخیاں، غم کی بیتابیاں

میری جھولی میں ہیں آنسوؤں کے گہر

بس یہی ہے مرے پاس ایک ارمغاں

نور سے تیرے روشن ہے چرخِ بریں

فیض سے تیرے ہر اک قدم گلستاں

پیشِ سرکار حاضر ہے بہرِ کرم

حافظِ بے نوا، حافظِ نعت خواں

○

ہو لب پہ مرے ذکر ہمیشہ شہِ دیں کا
سینے میں مرے نور رہے شمعِ یقیں کا

مہر و مہ و انجم میں اسی رخ کی ضیا ہے
تاباں ہے اسی نور سے ہر ذرّہ زمیں کا

نازل ہوا قرآں اسی ختمِ رسل پر
ہے شارحِ اوّل وہی آیاتِ مبیں کا

پڑھتے ہیں درود اس پہ فرشتے بھی خدا بھی
ہے ذکر سرِ عرشِ بریں فرش نشیں کا

اس رحمتِ عالم کی بھی کیا شان ہے حافظ
ہر گوشۂ رحمت میں ہے در خلدِ بریں کا

○

گلستاں گلستاں بہارِ حرم — مرحبا مرحبا نگارِ حرم
دل ہے شیدائے گنبدِ خضرا — جاں ہے قربانِ رہگزارِ حرم
وجہِ تخلیقِ عالمِ امکاں — نور ریز داں ہے شاہکارِ حرم
سب کو دل کا سکون ملتا ہے — مرکزِ فیض ہے دیارِ حرم
تاج والے فقیر ہیں اس کے — ہے نرالا وہ تاجدارِ حرم
پھول کھلتے ہیں آرزوؤں کے — رشکِ فردوس ہے غبارِ حرم
دل ہے اس کا ہی آئنہ خانہ — یہ بھی ہے ایک یادگارِ حرم
میرے ایمان کی گواہی ہے — دولتِ دیں ہے شہریارِ حرم
کامراں ہو گیا جنوں میرا — ہو گئی عقل شرمسارِ حرم
اشک ہیں ذوق و شوق کی معراج — سوز و مستی ہے اعتبارِ حرم
زندگی تابناک ہو جائے — ہو میسّر اگر جوارِ حرم
اے خوشا لذّتِ فراقِ حبیبؐ — اشک ہیں میرے نغمہ بارِ حرم

نعمتِ سوز مجھ کو بھی مل جائے　　شاد ہو شاد بے قرارِ حرم

اس کی عظمت ہے آیۂ قرآں　　بارک اللہ افتخارِ حرم

دردمندوں کا ملجا و ماویٰ　　وجہِ تسکیں ہے خلد زارِ حرم

ایک عالم کو جگمگاتا ہے　　نور ہی نور ہے عذارِ حرم

ایک دنیا کو ہے لگن اس کی　　ایک دنیا ہے دل فگارِ حرم

اس کا ہر رنگ جلوۂ معنی　　نورِ ہستی ہے شاخسارِ حرم

ہر نظر میں ہے احترام اس کا　　ہے ہر اک شخص دوستدارِ حرم

مہر و مہ راستے کی دھول بنے　　ہے فلک گردِ شہسوارِ حرم

دو جہاں اس کی عظمتوں کے امیں　　دل ہے قربان جاں نثارِ حرم

اس میں پنہاں ہے رنگِ محبوبی　　دامنِ دل ہے پردہ دارِ حرم

ہے وہ سرمایۂ نظر سب کا　　سر بسر لطف ہے کنارِ حرم

اک نظر حافظِ غریب پہ بھی

وہ بھی ہے ایک خاکسارِ حرم

خوشترآں شہرے کہ آنجا دلبر ست

تو ہے لوٹا سرزمینِ پاک سے
جس کو ہے نسبت شہِ لولاک سے

ہے گلِ تازہ سے پُر دامن ترا
ہے خزاں ناآشنا گلشن ترا

تُو نے دیکھی ہیں وہ گلیاں وہ دیار
جن کے ہر ذرّے پہ جان و دل نثار

تیری قسمت میں ہُوا قربِ رسولؐ
ہو گئیں تیری دعائیں سب قبول

تجھ کو کچھ لمحات ایسے مل گئے
آرزوؤں کے گلستاں کھل گئے

بارگاہِ قدس میں حاضر ہُوا
تجھ کو سجدوں کا شرف بخشا گیا

تو نے حالِ دل کہا باچشمِ نم
عشرتِ دل ہے متاعِ دردِ غم

تیرے دامن میں کھلے رحمت کے پھول
چھٹ گئی اک عمر کی دامن سے دھول

اضطرابِ دل متاعِ جاں ہُوا
جوئے بخشش دیدۂ گریاں ہُوا

آنسوؤں سے داغِ عصیاں دھل گئے
چار سو ابوابِ رحمت کھل گئے

دل ترا جذبات کا آئینہ تھا — شمعِ الفت سے منوّر سینہ تھا

تو نے چوما ہے وہ سنگِ آستاں — جس جگہ روح الامیںؑ ہیں پاسباں

جس جگہ ہے محفلِ نورانیاں — رحمتوں کی ہیں جہاں ارزانیاں

ہر کس و ناکس کو ملتی ہے اماں — ہے بھکاری جس جگہ سارا جہاں

جس زمیں پہ ہے شہیدوں کا لہو — جان دے کر ہو گئے جو سرخرُو

جن کی دولت نعرۂ مستانہ تھی — دین تھا پیشِ نظر دنیا نہ تھی

جن کے چہرے مطلعِ انوار تھے — جو فدائے سیّدِ ابرارؐ تھے

جن کے سینے آئنے تھے نور کے — آئنے تھے جلوہ گاہِ طور کے

جن کے لب تھے محوِ تسبیح و درود — رحمتوں کا جن پہ ہوتا تھا ورود

پاک صورت تھے نفوسِ پاک تھے — جن کے چرچے برسرِ افلاک تھے

جاہ و حشمت جو نہ کرتے تھے قبول — تھی عبادت جن کی دیدارِ رسولؐ

جن کے روشن نور سے کاشانے تھے — جو حریمِ ناز کے پروانے تھے

کچھ بتا ہم کو وہاں کا ماجرا — کس طرح عشّاق کرتے ہیں دعا

وہ نمازیں وہ تفقیرانہ ادا — وہ سماں انعام کا، اکرام کا

ہر طرف تھا رحمتِ حق کا نزول — تھے کھلے ہر سمت سو بابِ قبول

لمحے لمحے پر تھیں سو عمریں نثار — ذرّے ذرّے پر تھا نیرنگِ بہار

ہاں بتائے جا بتائے جا وہ راز　　جس سے دل سینوں میں ہوتے ہیں گداز

حشر جب کرتے ہیں برپا ولولے　　کیسے ہوتے ہیں وہ لمحے شوق کے

کیسے دھلتے ہیں وہاں عصیاں کے داغ　　کیسے ملتا ہے غمِ جاں سے فراغ

گنبدِ خضرا نظر آتا ہے جب　　کیسے بنتے ہیں گہر اشکِ طرب

اب یہی ہے زندگی کا مدّعا　　رات دن ہو ذکرِ محبوبِ خدا

رات دن اپنے لبوں پر ہو وہ نام
ہو میسّر دل کو وہ کیفِ مدام

○

مظہرِ لطف ہے مدحِ شہِ خوباں کرنا
اس وسیلے سے ہر اک درد کا درماں کرنا

یہ کرم اُن کا ہے ورنہ مجھے کب آتا تھا
یادِ سرکارؐ سے پلکوں پہ چراغاں کرنا

دلِ ویراں میں بسائی ہیں حرم کی یادیں
ہم کو آتا ہے بیاباں کو گلستاں کرنا

تیرے دربار کا ہے روزِ ازل سے دستور
بے نوا کوئی بھی آئے اُسے سلطاں کرنا

کرمِ سیّدِ کونین سے آساں ہُوا
کوئی عنواں ہو اسے نعت کا عنواں کرنا

آپؐ کے ابرِ کرم سے ہے زمانہ سیراب
آپؐ کی شان ہے انعامِ فراواں کرنا

حافظِ خستہ گرفتارِ الم ہے کب سے
اس پہ چشمِ کرم اے خواجۂ گیہاں کرنا

○

قلب و نظر پہ بارشِ انوار دیکھنا
جس وقت سوئے روضۂ سرکارؐ دیکھنا

آئینۂ نشاط تھا ہر منظرِ حرم
اِک بار دیکھ کر اسے سو بار دیکھنا

تزئینِ کائنات ہے اُن کے جمال سے
عالم پہ ہے وہ نورِ ضیا بار دیکھنا

شہرِ سرور و کیف میں یاد آگیا مجھے
دل کو ہر ایک رنگ میں سرشار دیکھنا

خاموشیوں میں حُسن تھا لطفِ کلام کا
اشکوں کی چلمنوں سے وہ دربار دیکھنا

خلد آفریں فضا سے تھا ہر سانس مشکبار
حیرت سے ہر گھڑی در و دیوار دیکھنا

معراج ہے نظر کی مقدّر کی بات ہے
صحنِ حرم میں ابرِ گہر بار دیکھنا

وہ ساعتِ کرم ہے نگاہوں کے سامنے
گنبد کو دیکھنا کبھی مینار دیکھنا

ہر ذرّۂ مدینہ ہے گنجینۂ کرم
اشکوں کا نور لے کے وہ آثار دیکھنا

چلتی ہے کس ادا سے نسیم سحر یہاں
نکہت فشاں ہے موجۂ رفتار دیکھنا

حافظؔ کو بھی نگاہِ کرم کی امید ہے
اس کی طرف بھی سیّدِ ابرار دیکھنا

وہ ساعتِ کرم ہے نگاہوں کے سامنے
گنبد کو دیکھنا کبھی مینار دیکھنا

ہر ذرّہ مدینہ ہے گنجینۂ کرم
اشکوں کا نور لے کے وہ آثار دیکھنا

چلتی ہے کس ادا سے نسیم سحر یہاں
نکہت فشاں ہے موجۂ رفتار دیکھنا

حافظؔ کو بھی نگاہِ کرم کی امید ہے
اس کی طرف بھی سیّدِ ابرار دیکھنا

سلام

بحضور سرورِ کائنات حضرت محمد مصطفیٰ

(صلی اللہ علیہ وسلم)

○

سلام اس پر خدا کے بعد جس کی شان یکتا ہے

ثنا خواں خود خدا ئے پاک ہے جو سب کا آقا ہے

سلام اس پر کہ توڑا زور جس نے بُت پرستوں کا

عَلَم اُونچا کیا جس نے جہاں میں زیر دستوں کا

سلام اس پر کہ جس کی پاک صورت پاک سیرت تھی

سلام اس پر کہ جس کی زندگی خُلق و مروّت تھی

سلام اس پر کہ بعد اس کے نہ آئے گا نبی کوئی

نہ اس سا کوئی آیا ہے نہ آئے گا کبھی کوئی

سلام اس پر کہ جو مطلوب و مقصودِ خدا ٹھہرا

سلام اس پر کہ جو ٹوٹے دلوں کا آسرا ٹھہرا

سلام اس پر کہ جس کے در کے تھے روح الامیں درباں

سلام اس پر کہ جو ہے حاملِ دیں حاصلِ ایماں

سلام اس پر کہ جس نے درد کی دولت عطا کر دی

سکھائے جس نے کمزوروں کو آئینِ جوانمردی

سلام اس ذاتِ اقدس پر کہ حامی ہے یتیموں کی

سلام اس جانِ اطہر پر جو والی ہے غریبوں کی

سلام اس پر بتائے راز جس نے دینِ محکم کے

سلام اس پر نشاں جس نے مٹائے کلفت و غم کی

سلام اس پر اندھیرے میں اُجالا کر دیا جس نے

خدا کے نور سے دونوں جہاں کو بھر دیا جس نے

سلام اس پر کہ جس کا عشق ہے سرمایۂ ہستی

سلام اس پر کہ ہے آباد جس سے درد کی بستی

سلام اس پر غلاموں کو عطا کی جس نے سلطانی

سکھائے جس نے مظلوموں کو اندازِ جہانبانی

سلام اس پر کہ جو مقصودِ عالم جانِ عالم ہے

سلام اس ذاتِ اقدس پر کہ جو ایمانِ عالم ہے

سلام اس پر ملی ہے مہر و مہ کو جس سے تابانی

سلام اس پر کہ پائی چرخ نے جس سے درخشانی

سلام اس پر کہ ہے گلزارِ ہستی کی نمو جس سے

سلام اس پر کہ ہے کون و مکاں کی آبرو جس سے

لبِ حافظ پہ جب اس پاک ہستی کی ثنا آئی

جزاک اللہ کی عرشِ بریں سے بھی صدا آئی

○

السّلام اے دل کی دھڑکن کے مکیں

السّلام اے رحمۃٌ للعالمین

السّلام اے شاہِ بطحا السّلام

السّلام اے فخرِ طیبا السّلام

السّلام اے مخزنِ جود و سخا

السّلام اے چشمۂ لطف و عطا

السّلام اے شاہِ کوثر السّلام

قاسم و محبوبِ داور السّلام

السّلام اے وجہِ تخلیقِ جہاں

السّلام اے رحمتِ کون و مکاں

السّلام اے محرمِ اسرارِ حق

السّلام اے مطلعِ انوارِ حق

السّلام اے ہادیٔ دنیا و دیں

السّلام اے نورِ حق ماہِ مبیں

السّلام اے صاحبِ خُلقِ عظیم

السّلام اے پیکرِ لطفِ عمیم

السّلام اے شافعِ روزِ جزا

السّلام اے بانیٔ مہر و وفا

السّلام اے دو نو عالم کی ضیا

صاحبِ معراج، محبوبِ خدا

السّلام اے لطف و رحمت السّلام

السّلام اے نورِ وحدت السّلام

السّلام اے بے نظیر و بے مثیل

السّلام اے مظہرِ ربِّ جلیل

السّلام اے شارحِ قرآنِ پاک

روحِ اطہر، قلبِ روشن، جانِ پاک

السّلام اے جانِ عالم السّلام

السّلام ایمانِ عالم السّلام

السّلام اے سارے نبیوں کے امام

السّلام اے سیّدِ خیرُ الانام